چہکاریں

ظفر کمالی

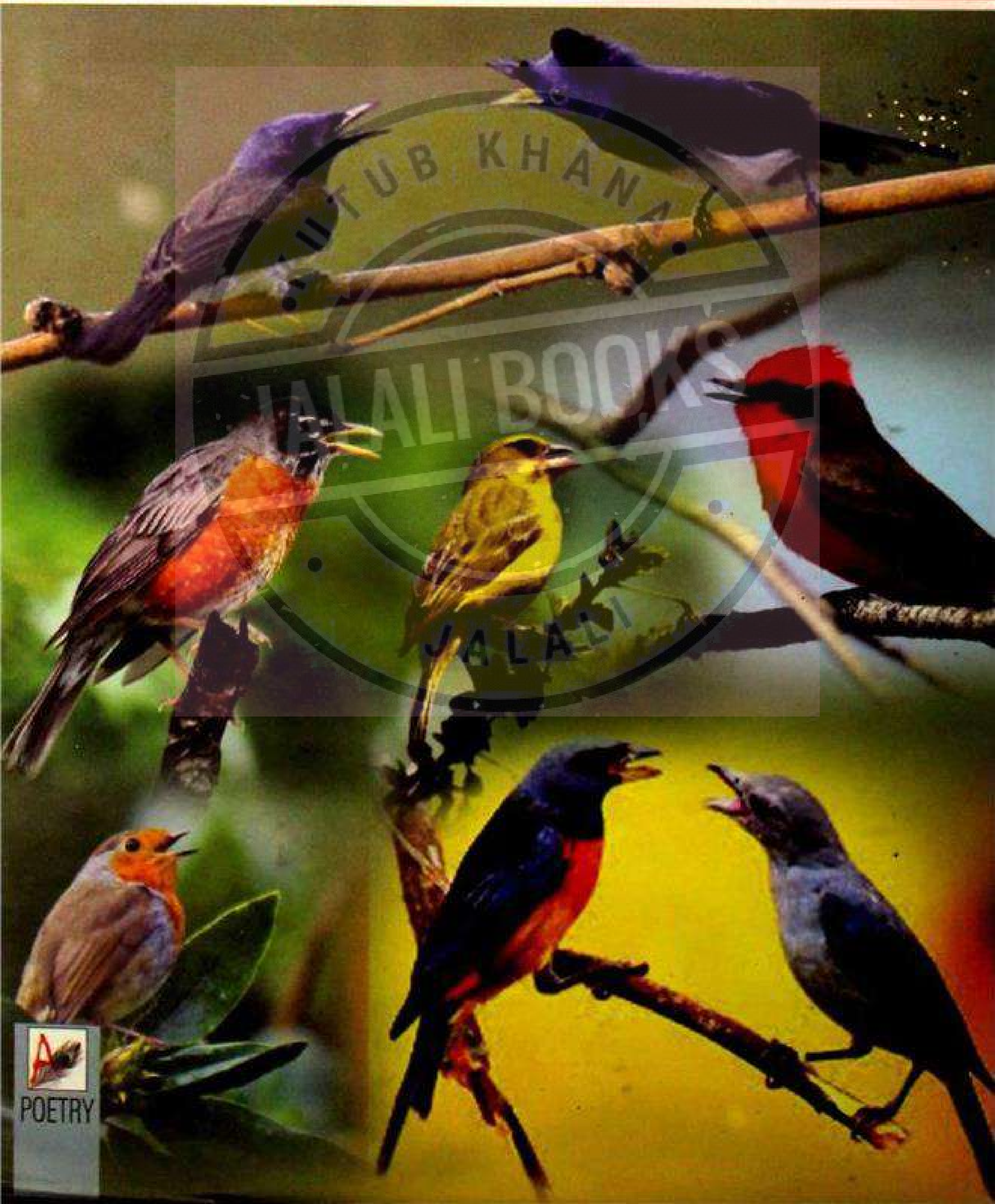

TUB KHANA
JALALI BOOKS
JALALI

ظفر کمالی

ہوتی ہے بہت دل کش ان کی گفتار
چڑیوں سے بھی بڑھ کر ہے ان کی چہکار
یہ ہنس دیں تو ہر دکھ کا مداوا ہوجائے
بچے یہ نہیں یہ ہیں محبت کی بہار

معصوم فرشتے یہ لہکتے بچے
پھولوں کی طرح نرم مہکتے بچے
کھل جائے انھیں دیکھ کے ہر دل کی کلی
شہکار ہیں قدرت کا چہکتے بچے

سنسان جو آنگن ہے بچوں کے بغیر
عفریت کا مسکن ہے بچوں کے بغیر
ہونٹوں کی ہنسی بالکل پھیکی پھیکی
یہ زیست اک الجھن ہے بچوں کے بغیر

ہوتے ہیں یہ حکمت میں اپنی لقمان
بچوں کی شرارت سے شیطاں حیران
نادان سمجھتے ہیں ان کو نادان
دانائی میں کاٹیں یہ بزرگوں کے کان

ناداں نہ سمجھ یہ تو بڑے عاقل ہیں
ماں باپ مسافر ہیں تو یہ منزل ہیں
تو آنکھ میں رکھ دل میں بسالے ان کو
بچے ہی ترے تیرا مستقبل ہیں

KUTUB KHANA
JALALI BOOKS

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

KUTUB KHANA
JALALI BOOKS
JALALI

چہکاریں

[بچّوں کے لیے رباعیاں]

ظفؔر کمالی

چھکاریں

[بچوں کے لیے رباعیاں]

سے

ظفر کمالی

KUTUB KHANA
JALALI BOOKS
JALALI

زیرِ اہتمام:
عرشیہ پبلی کیشنز، دہلی ۹۵

CHEHKAREIN
By: Zafar Kamali
Ist Edition: 2014
Rs. 125/-

© رضیہ سلطانہ

نام کتاب : چہکاریں
مصنف و ناشر : ظفر کمالی
مطبع : کلاسک آرٹ پریس، دہلی
ٹائپ سیٹ : پری پریس سالوشن
قیمت : ایک سو پچیس روپے
تعداد : چار سو
سرورق : اظہار ندیم
زیر اہتمام : عرشیہ پبلی کیشنز، دہلی

رابطہ :
(1):Ismail Shaheed (M.M.Colony),
Near Airtel Towe, Mill Road,
Siwan--841226 (Bihar)
(2):Dept. of Persian, Z. A. Islamia College,
Siwan--841226 (Bihar)
Mobile No. 09431056963 / Email. kamalizafar@gmail.com

ملنے کے پتے
- مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، اُردو بازار، جامع مسجد، دہلی۔6
- کتب خانہ انجمن ترقی، جامع مسجد، دہلی 011-23276526
- رائی بک ڈپو، 734، اولڈ کٹرہ، الہ آباد۔ 09889742811
- ایجوکیشنل بک ہاؤس، علی گڑھ
- بک امپوریم، اُردو بازار، سبزی باغ، پٹنہ۔4
- کتاب دار، ممبئی۔ 022-23411854
- ہدیٰ بک ڈسٹری بیوٹرس، حیدرآباد
- مرزا ورلڈ بک، اورنگ آباد۔
- عثمانیہ بک ڈپو، کولکاتہ
- قاسمی کتب خانہ، جموں توی، کشمیر

arshia publications
A-170, Ground Floor-3, Surya Apartment, Dilshad Colony, Delhi - 110095 (INDIA)
Mob:9971775969,9899706640 Email: arshiapublicationspvt@gmail.com

اپنے مرحوم بھائیوں اور بہنوں

خورشیدہ بیگم، ضیاء اللہ، نعمت اللہ اور نشاط افزا

عرف شیریں

JALALI BOOKS

کے نام

جو کم عمری میں ہی اس دنیا سے رخصت ہوگئے

تم لوگ تو دنیا سے منہ موڑ گئے
رشتوں کے جو بندھن تھے انھیں توڑ گئے
ہم دل میں سمیٹے ہوئے بیٹھے ہیں اے
یادوں کے خزانے جو تم چھوڑ گئے
(ظفر کمالی)

فہرست

• چہکاریں: تگ و تاز		ڈاکٹر امتیاز وحید	15
کہتی ہیں مری نانی اللہ ہے ایک	37	ایسی بھی نہ ہو مجھ میں ڈھٹائی اللہ	42
کشتی کو سمندر میں چلاتا ہے خدا	37	میں گھر میں اٹھاؤں جو قیامت اللہ	42
گلشن کی ہواؤں سے خدا یاد آئے	37	ہر دل پہ مری دھاک بٹھا دے اللہ	42
یاد آئے نہ پانی نہ ہوا یاد آئے	38	یہ اپنے گھل کی چھب جادی ہوگی	43
ہر صبح و مسا آئے اللہ کی یاد	38	باجی دیکھو یہ ہے کتنا بھولا	43
پتے نہ ہلیں اس کے اشارے کے بغیر	38	کالا گھوڑا ان کا کانا گھولا	43
قرآن ملا ہم کو نبی ﷺ کے صدقے	39	میلے اچھے ابو آئیں گے جلول	44
ہر وقت ہمیں آئے سرکار ﷺ کی یاد	39	آئی ہیں وہ میلے گھل آئی ہیں	44
طوفان میں رحمت کے سفینے کا خواب	39	لڈو ہو جاتے ہیں ان کے لڈو	44
یہ شان یہ شوکت یہ سیادت قربان	40	ہیں یاد مجھے صرف ملائی کے مزے	45
مجبور کو پہلو میں بٹھانے والے	40	کرتا ہوں شرارت تو مزا آتا ہے	45
بس ایک وہی شاہ و گدا کے محبوب	40	میں کیسے کروں اپنی پڑھائی امی	45
اللہ مجھے نیک جوانی دے دے	41	لوگوں نے ہنسی میری اڑائی امی	46
تو اپنا پرستار بنانا مولا	41	دانائی کی دولت کیسے پائی	46
کمزور ہوں فولاد بنا دے اللہ	41	اب باغ میں بکرے کو ٹہلانے چلے	46

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

کیسے کیسے گانے گاتے ہیں فقیر 77
پریوں کی رانی ہے میری پوتی 78
دادا کو سناتی ہے کہانی زیبا 78
ہر چیز سے پیاری ہے ان کی پوتی 78
آتا ہے بہت یاد مجھے اپنا گانو 79
معصوم ہے نادان ہے میرا پوتا 79
پھوپھی کے یہاں اوکل جائیں گے 79
لمبے بالوں والے بھالو راجا 80
ہو جانے دو بھور وہ ناچے گا ضرور 80
پکڑوں گا اس کو پکڑا جائے گا 80
مٹی کی پٹری پہ چلائیں گے ریل 81
کر سکتا ہے سب کے دل پر جادو 81
نانی کے ہاتھوں سے لو گڑ دھانی 81
لے کر منہ میں پھول ہمارا بکرا 82
بد ذوق نہیں ہوئے ہم ایسے بھی جناب 82
بادل ہو اگر غم کا تو ٹل جاتا ہے 82
پڑھتے ہو جو پتلی سی تم چھوٹی کتاب 83
احمق ہیں کیا جو بیٹھے روئیں گے 83
کیوں ہوں گے مجبور کتابیں لکھیں 83
تھامیں گے اگر ہم یہ علم ہاتھوں میں 84
پڑھنے میں کمزور نہیں ہونا ہے 84
کھوٹے ہی نکلتے ہیں یہاں اکثر دوست 84
اخلاق ملے اعلا کردار ملے 85
اب بات سمجھ میں مری آئی امی 85
شاداب تر و تازہ چمن کی تصویر 85
سچا بچہ ہی اعلا ہوتا ہے 86
اچھائی کے ہی پیکر ہوتے ہیں 86
ہم ڈھول کو شہنائی کہہ سکتے ہیں؟ 86
انمول نگینہ ہے میاں اچھی سوچ 87
ذرّے ہیں کبھی کا کہکشاں بھی ہوں گے 87
پتھر دل ہیں تو پتھریلی باتیں 87
ہم کو پڑھنا ہے تو اسکول چلیں 88
آفت ہے اس آفت سے اللہ بچائے 88
بچوں کی طبیعت ہے ریشم کی طرح 88
چھوٹے بچے بھی ہیں پھولوں کی طرح 89
چمکیلے بھڑکیلے بچوں کے لباس 89
جب کی ہے خطا اس سے مکرتے کیوں ہیں 89
دھیرے سے اترتی ہیں گلہری خانم 90
جب جی چاہے اپنا لب مت کھولیں 90
کیوں لوگ پلاتے ہیں نصیحت کے گھونٹ 90
میں نے جو لکھا اپنی خالہ کو خط 91
اتنا بھاری بستہ کیسے ڈھوؤں 91
بکلی چھوٹی بڑا ہوا تو کلاّ 91
دھوکا اردو ہندی اس کی دھوکھا 92
مکھن کو ملائی تو نہیں کہتے ہیں 92
بھیا میرے پٹ جائے گی تالی 92

JALALI BOOKS

صورت سے ہی غم خوار مجھے لگتا ہے 93
ہشیار رہیں گے ہم اس آفت سے 93
دانتوں میں جما ہوا ہے کیوں اتنا مَیل 93
لکڑی سے اگر کوئی کھودے گا کان 94
ہم روز نہائیں تو بدن صاف رہے 94
ہر مشکل میں آسانی ڈھونڈیں گے 94
بیٹھے بیٹھے بکنے سے کیا ہوگا 95
چڑیاں جو اڑیں لے کے شکاری کا جال 95
دریا کی روانی بھی عجب چیز ہے دوست 95
ڈرتا ہے کسی سے نہ وہ گھبراتا ہے 96
طوفانوں کا موسم جھیلے گا ہی 96
غفلت سے جگاتی ہے دریا کی موج 96
سورج کی کرن نے یہ پڑھایا ہے سبق 97
ہمت کی تلوار اٹھانے کے لیے 97
اس سے رشتہ توڑ نہیں سکتے ہیں 97
دل چسپ کہانی وہ گڑھ سکتے ہیں 98
عظمت کا نشاں شانِ وطن ہے اردو 98
آنکھیں بخشیں راہ دکھائی ہم کو 98
ہے جیم میں اک نقطہ خالی ہے ح 99
محنت سے سیکھا باجی ڈیزی سے 99
کچھ کام نہیں آتے کچے اخلاق 99
ہر حال میں تکریم ضروری ہے میاں 100
مخلوقِ خدا کا جو ہمدرد نہیں 100
بے کار اِدھر اُدھر نہ گھومیں گے ہم 100
موقع کھوتے رہنا بالکل ہی فضول 101
کانٹوں سے بھری راہ پہ چلنے والے 101
لڑنا سیکھو غم کی طغیانی سے 101
دشوار مراحل سے گزرنا ہوگا 102
ہو پھول تو کھل جاؤ ہزارے کی طرح 102
ڈھونڈیں گے ہم خود ہی اپنی منزل 102
افسوس وہ عبرت کا پیغام ہوئے 103
کرتی ہے بڑے کام یہ ننھی سی جان 103
ارمانوں کی نگری اجڑ جائے گی 103
انسان سے انسان جھگڑتا کیوں ہے 104
آپس میں یہ کیسی ہاتھا پائی 104
پالو نہ کبھی دل میں بغاوت کے سانپ 104
بچنا ہے عداوت سے عداوت ہے بری 105
نفرت کے اندھیروں کو مٹاتے جائیں 105
اچھوں کو ستانا تو نہیں ہے اچھا 105
امیدوں کا دیا جلائیں گے ضرور 106
ناداں پچھتاتے ہیں نادانی سے 106
کیوں آئیں کسی خوف کے چکر میں ہم 106
منزل ہے بہت دور تو کیا جالیں گے 107
لعنت ہے ملامت سے سدا دور رہیں 107
رکھنی ہے ہمیں باقی تہذیب کی آن 107
منہ اپنا اطاعت سے موڑیں کیسے 108

JALALI BOOKS

نفرت کی فضاؤں میں محبت بن جائیں 108

ظاہر میں نہایت ہی دلاویز ہے وقت 108

تقدیر کو مٹھی میں جکڑ لیتے ہیں 109

مت کہہ کہ بھکاری کا کشکول ہے وقت 109

شاداب گھنیرا ہے برگد کا پیڑ 109

تدبیر سے حکمت سے نئے مالی کی 110

کھلیان میں، کھیتوں میں اگائیں گے درخت 110

وہ کام جو بن سکتے ہیں نرمی سے 110

دولت کو کوئی ایسے لٹاتا ہے کیا 111

رونق ہیں فضاؤں کی وہ باغوں کی بہار 111

تپتے ہوئے سورج کی یہ چمکیلی دھوپ 111

جاڑے میں نکلتی ہے شرمیلی دھوپ 112

کانٹوں کی مالا ہے تیری دنیا 112

آنکھوں کے ہیں نور نہیں بھاگیں گے 112

ہم ان کو دیں گے پوری مزدوری 113

عزت سے انھیں پہلے بلائیں گے ہم 113

گندے کپڑوں کو وہ دھو کر لائے 113

جانتے ہیں سبھی ہوتی ہے عزت سب کی 114

ہو وقت برا یا کہ بھلا کاٹتے ہیں 114

مشہور ہے دنیا میں پپیہے کی ہوک 114

جو رنگ بدلتا ہوں بدلنے دو مجھے 115

چپ رہتے نہیں جب ہوں ہم بولتے ہیں 115

ایسے ویسے گانے گاتا کیوں ہے 115

معلوم نہیں اتنا کیوں پھیلا ہے 116

الفت کے پہاڑوں کی چوٹی ہے چاند 116

رُت مت جائے بیت سناؤ یارو 116

کیوں فکر نہیں اپنی آبادی کی 117

لب پر ہو مرے ایسے وطن کا نغمہ 117

تو ان کے وقار ان کی شوکت کو دیکھ 117

ساحل کے کلیجے میں اٹھے بھونچال 118

بے چینی ہے بھڑک رہی ہیں کیسے 118

نازک ہے مگر دکھ بھی سہتا ہے گلاب 118

کہتے ہیں جسے لوگ جہالت کا درخت 119

ممکن ہی نہیں کیسے انسان کرے 119

دشمن کیا کھودے گا دل میں کھائی 119

راکھی یہ نہیں یہ ہے محبت کی ڈور 120

ہولی تو ہے خوشیوں کا اُپہار لیے 120

چادر سے تن ڈھانپ رہی ہے سردی 120

JALALI BOOKS

سورج کے کلیجے میں کہاں نرمی ہے 121 دیواریں گریں کیسی آفت آئی 121

کیچڑ ویچڑ کا بھی جھمیلا دیکھو 121 فرہنگ 122

KUTUB KHANA
JALALI BOOKS
JALALI

تہذیب و ثقافت کی پہچان بنیں
رفعت کے فسانے کا عنوان بنیں
جو چاہیں بنیں دن ہیں یہی بننے کے
ہم پہلے مگر اچھے انسان بنیں
(ظفرؔ کمالی)

KUTUB KHANA
JALALI BOOKS
JALALI

چھکاریں: تگ وتاز

(امتیاز وحید)

ڈاکٹر ظفر کمالی ایک صوفی منش آدمی ہیں۔ ادب ان کا اوڑھنا بچھونا ہے۔ ان کا یہ خالص یک رُخا ادبی وظیفہ اور گیان دھیان نہایت انہماک اور صبر و استقلال کے ساتھ تین دہائیوں سے جاری ہے، جو نہ تو ناقدریِ زمانہ سے ٹوٹتا ہے اور نہ ہی شہرت کی طلب ان کا دھیان منعطف کر پاتی ہے۔ بوالہوسی کے اس دور میں ظفر کمالی اسلاف کی باقیات الصالحات ہیں۔ ظرافت، تحقیق، تنقید، ترتیب و تدوین، مقدمہ نویسی، تذکرہ، ترجمہ، نثری سہرا نگاری، خاکے، رباعیاں، شہر آشوب، قطعات اور شخصی مراثی ان کے دلچسپی کے شعبے ہیں، جہاں انھوں نے ہزاروں صفحات سیاہ کیے ہیں اور اپنی تحقیقی، تنقیدی اور ظریفانہ نگارشات پر ادب کی مقتدر ہستیوں سے داد و تحسین وصول کی ہے۔ متذکرہ کئی حوالوں سے ان کی متعدد کتابیں آچکی ہیں۔ کئی تیاری کے مرحلے میں ہیں تو بعض مسودے زیرِ طبع ہیں۔ ظفر کمالی نے ۱۹۹۰ء میں اپنے استاذ ''احمد جمال پاشا'' پر پی ایچ ڈی کی۔ اس حوالے سے احمد جمال پاشا ان کی تحقیق و تنقید کا ایک مستقل محور ہے، جس سے متعلق ایک حوالہ جاتی کتاب ''متعلقاتِ احمد جمال پاشا'' ۲۰۰۶ء میں شائع ہوئی ہے۔ اس دوران اس موضوع پر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی اور دیگر جامعات سے ایم فل اور پی ایچ ڈی کی کئی ڈگریاں اوارڈ ہو چکی ہیں، جن پر ظفر کمالی ریسرچ اسکالر کا مرجع اور Resource Person رہے ہیں، پھر بھی سیکڑوں صفحات کا مواد بعض تحقیق طلب حوالوں کی تصدیق میں منتظرِ اشاعت ہے۔ عمر کی ۵۶ ویں

منزل سے گزرتے ہوئے ظفر کمالی کے اندر علم و تحقیق کے لیے اس درجہ طالب علمانہ اشتیاق کا پایا جانا، مسرت انگیز تحیر سے دوچار کرتا ہے۔ وہ صحیح معنوں میں اپنے مرشد احمد جمال پاشا کے اکلویہ (Eklavya) ہیں۔ پاشا صاحب کو گزرے ۲۷ سال کا وقفہ بیت گیا مگر وہ آج بھی پاشا صاحب کا وظیفہ پڑھتے اور سچی شاگردی کا دم بھرتے ہیں۔ ہر ملاقاتی سے ان کی دو چار باتیں پاشا صاحب کے حوالے سے ضرور ہوں گی۔ ان کے بموجب ''لوگوں کے پاس کئی رنگ ہیں مگر میرے پاس صرف ایک ہی رنگ ہے اور وہ ہے پاشا کا رنگ''۔ آج کے دور میں استاذ سے شاگرد کا اس درجہ تکریمی تعلق دیکھ کر مرزا غالب اور ان کے لائق شاگرد مولانا حالی کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ ''یادگارِ غالب'' اور غالب کا مرثیہ لکھ کر حالی نے اپنے استاذ کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کا جو علمی اور تنقیدی وقار اور معیار قائم کیا، وہ ظفر کمالی کے پیش نظر ہے اور شاگردی میں وہ اسی روایت کے امین ہیں۔

ڈاکٹر ظفر کمالی شعر و نثر دونوں محاذ پر یکساں طور پر کمالی ہیں۔ ان کے ظریفانہ شاعری کے تین مجموعے 'ظرافت نامہ' (۲۰۰۵ء)، 'ڈنک' (۲۰۰۹ء)، 'نمک دان' (۲۰۱۱ء)، بچوں کے لیے منظوم 'بچوں کا باغ' (۲۰۰۶ء) اور این سی پی یو ایل ایڈیشن (۲۰۱۴ء)، احمد جمال پاشا کو یاد کرتے ہوئے ان کی ۱۲ غزل نما مراثی اور سو اشعار کا ایک شخصی مرثیہ، ۳۸۵ رباعیوں پر مشتمل 'رباعیاں' (۲۰۱۰ء) اور ۲۳۲ صفحات پر محیط 'رباعیاتِ ظفر' (۲۰۱۳ء) مطبوعہ شعری سرمایہ ہے۔ بچوں کی رباعیوں پر مشتمل 'چھکاریں' پریس میں جانے کو ہے۔ ان کا یہ سارا علمی کاروبار نہایت سلیقے اور منظم ڈھنگ سے چل رہا ہے۔ وہ سارا کام خود اپنے ہاتھوں سے انجام دیتے ہیں۔ مسودے صاف کر کے ایک فائنل قلمی نسخہ تیار کرتے ہیں۔ رباعیوں کے متوازی مکمل شعری مسودے کی تقطیع بھی ساتھ میں نقل کرتے ہیں۔ بچوں کے لیے منظوم مسودے میں مشکل الفاظ و محاورات کی فرہنگ کو ناگزیر خیال کرتے ہیں۔ معلوم لفظ بھی بغیر ڈکشنری اور حوالوں کے نقل نہیں کرتے۔ یہ احتیاط اور رکھ رکھاؤ نہ صرف اپنے مسودے پر ہوتا ہے بلکہ ان کے یہاں یہ فیض عام ہے۔ کیا شاگرد اور کیا استاد۔ مبدأ فیض سے انھیں کشادہ قلبی کی دولت ملی ہے، جس سے وہ خلقِ خدا کو فیض یاب کرتے ہیں۔ اصلاح کے نام پر قیمتی موتی اوروں کے کھاتے میں ڈال کر کمال ہوشیاری سے اہلِ ذوق کو تخلیق کار کے فنی محاسن اور اس مخصوص نکتے کی طرف اشارہ کر کے اس کی ستائش بھی کرتے

ہیں۔ علمی سخاوت، پردہ پوشی اور دوسروں کی عزتِ نفس کا اتنا پاس ظفر کمالی کا طرۂ امتیاز ہے۔ علمی کسرِ نفسی اور فیاضی کا یہ درس انھوں نے بلاشبہ اپنے مرشد سے لیا ہے۔ اپنے مرشد کی بے وقت موت سے وہ ہمیشہ کبیدہ خاطر دکھائی دیتے ہیں اور خود کو یکہ وتنہا پاتے ہیں تاہم ایک لائق شاگرد کی طرح استاذ سے حاصل قدروں کو سینے سے چمٹائے رکھتے ہیں۔ استاذ کی رحلت سے بظاہر ان سے قلم وقرطاس کی دنیا چھن گئی۔ طرفہ تماشا یہ رہا کہ پاشا صاحب کے علمی سرمایے اور ان کی ثروت مند لائبریری پر قفل ڈال دیا گیا، جو پاشا صاحب کی حیات میں ظرافت کے موضوع پر مرجعِ خلائق تھی۔ اب جبکہ سرور جمال صاحبہ نے بھی آنکھیں موند لی ہیں تو اس علمی ورثہ کا اللہ ہی حافظ ہے۔

اس دوران ظفر کمالی نے اپنے آپ کو سنبھالا اور اپنی دنیا خود آباد کرنے کی ٹھان لی۔ تنکا تنکا اکٹھا کیا اور اپنے نجی خرچ سے ایک وقیع علمی سرمایہ کھڑا کیا۔ آج اس کی صورت ایک ادبی خانقاہ کی ہے۔ اسماعیل شہید (ایم ایم کالونی) مل روڈ، سیوان پر واقع ان کی موجودہ رہائش گاہ کے بیرونی حصے میں ایک بڑے کشادہ کمرے پر مشتمل یہ ادبی خانقاہ صوبائی حد تک ادبا، شعرا، ریسرچ اسکالر اور ادب سے دلچسپی رکھنے والوں کی جائے پناہ اور مرکزِ توجہ ہے، جہاں اہلِ علم اور ریسرچ اسکالر کی آمد ورفت کا سلسلہ لگا رہتا ہے۔ راقم کی خوش بختی ہے کہ وہ بھی اس ادبی خانقاہ کا ایک ادنا خادم ہے اور وہاں سے کسبِ فیض کا رشتہ استوار کر رکھا ہے۔ ظفر کمالی کے نجی کتب خانے میں طنز وظرافت کا عظیم سرمایہ موجود ہے۔ ہند و پاک کے موقر رسائل وجرائد کے خصوصی نمبروں کے علاوہ بیشتر جریدوں کی فائلیں موجود ہیں۔ انھوں نے بڑے جتن سے نثری اور منظوم ظریفانہ تخلیقات کا گراں قدر خزانہ اکٹھا کر رکھا ہے۔

ظفر کمالی اپنے خالص علمی ذوقِ طبیعت کے سبب دوسروں کے لیے مستقل تحریک اور ترغیب کا سرچشمہ ہیں۔ طبیعت کا رنگ اتنا گہرا ہے کہ وہ اپنی اس روشِ خاص میں عام سماجی انسانوں کو بھی اپنا ہم رکاب بنا لیتے ہیں۔ گودنا (چھپرہ) کے ان کے ایک ملاقاتی جناب خورشید احمد خاں کی اپنے بزرگوں کے عظمتِ کردار کی باتیں سن کر، انھیں اپنی یادداشتوں کو قلم بند کرنے کی ایسی تحریک دی کہ خاں صاحب نے پوری کتاب لکھ ڈالی۔ ظفر کمالی نے اس کی نوک و پلک درست کر کے اسے ''خاکسارانِ جہاں'' (۲۰۱۳ء) کی شکل میں قابلِ اشاعت بنایا۔ ریڈیو، پٹنہ کے ایک

مشاعرے میں فٹ بال کے ایک پیشہ ور کھلاڑی جناب زاہد عیش کی فطری معصومیت پر ایسے قربان ہوئے کہ فنافی الذات کے درجے میں پہنچ گئے۔ مرشد کی ایما پا کر زاہد عیش نے بھی کتابِ دل سے اپنے اشعار کو خطوط کے ساتھ سیوان منتقل کرنا شروع کر دیا۔ اپنی کم مائیگی، ممدوح کی نیک نیتی اور بندہ پروری کے مابین دستیاب 'مزاحیہ قطعات' کو چن کر ایک مبسوط مقدمے کے ساتھ مرتب کی حیثیت سے انھوں نے زاہد عیش کو ''چٹکیاں'' (۲۰۱۴ء) کا خالق بنا دیا۔ متشاعروں سے ان کے خدائی بیر سے زمانہ واقف ہے۔ اپنے کلام میں شعوری طور پر دو چار پتھر وہ متشاعروں کے خیمے کی طرف ضرور پھینکتے رہتے ہیں، اس سے ایک قدم آگے بڑھ کر ان کی رسد روکنے کے لیے انھوں نے جناب قمر سیوانی کو ان کے نرغے سے نکالا اور ۲۰۰۸ء میں ان کی شاگردی اختیار کر لی۔ اس طرح متشاعروں کی راہ میں عملی مزاحم ہوئے اور قمر سیوانی کے وہ ہاتھ جو متشاعروں میں کلام بانٹتے تھے، انھیں اپنے آپ کے لیے کچھ کرنے کا حوصلہ بخشا، انھیں اپنے گھر میں بٹھایا، جہاں انھوں نے ''رباعیاتِ قمر'' (۲۰۱۱ء) کی رباعیاں تحریر کیں اور اس کی اشاعت کا سامان کیا۔ علم و عرفان کی خاطر بھلا آج کے دور میں خود کو ہلاکت میں کون ڈالتا ہے؟ شر کی بیخ کنی اور خیر کی ہمنوائی ان کی شخصیت کی دو واضح سمتیں ہیں۔ متشاعر، ادبی پیر اور ادبی بنیا گری پر سنگ باری کے ساتھ زعفرانی افکار و نظریات اور گاندھی کے قاتلوں کی دھر پکڑ کو ان کے کلام کے بین السطور نمایاں طور پر نشان زد کیا جا سکتا ہے۔ ہوا و ہوس سے دامن جھٹکنے، غمی کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے، شرعی وضع قطع کے ساتھ مذہبی مسلمات کی سختی سے پیروی کرنے اور ان سے فکر و وجدان کو تابانی بخشنے کا آفاقی آہنگ انھوں نے غالباً اپنے پیر و مرشد حضرت حاجی عبدالرحیمؒ خلیفۂ مجاز حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب امیر شریعت خامس بہار و اڑیسہ سے حاصل کیا۔ حسنِ اتفاق کہ ظفر کمالی کی تصنیف و تالیف کا آغاز بھی ''مکاتیبِ ریاضیہ'' (۱۹۸۶ء) کی تدوین سے ہوا، جو مریدوں کے نام صوفی حضرت مولانا ریاض احمد کے خطوط پر مشتمل ہے۔

000

ظفر کمالی نے غزل، نظم، قطعہ، رباعی اور حمد و نعت کے شعبے میں اپنے فن کے جوہر دکھائے۔ تاہم گزشتہ چار برسوں سے وہ صنفِ رباعی کی جانب سنجیدگی سے متوجہ ہوئے ہیں۔ 'رباعیاں' اور

’رباعیاتِ ظفر‘ کے بعد بچّوں کے لیے دو سو چھیاسٹھ رباعیوں پر مشتمل ’چہکاریں‘ ان کی رباعیوں کا تیسرا شعری مجموعہ ہے، جبکہ بچّوں کے لیے منظوم شعری سرمایے میں ’بچّوں کا باغ‘ کے بعد ’چہکاریں‘ کی حیثیت ظفر کمالی کے دوسرے شعری پڑاؤ کی بنتی ہے، جو جولائی ۲۰۱۴ء تا ستمبر ۲۰۱۴ء کے مختصر عرصے میں لکھی گئی ہیں۔ ظفر کمالی نے اپنی ان رباعیوں میں انبساط، آگہی، تجسّس اور تحیرات کی ایک دنیا خلق کی ہے، جس میں جہانِ اطفال کی سیکڑوں رنگا رنگ تصویریں آویزاں ہیں۔ اس میں بچّوں کی معصوم فطرت، ان کی عجب غضب حرکتیں، رونا، مسکرانا، روٹھنا اور پھر مان جانا، ان کی انوکھی شرارتیں، بے فکری، ان کی کلکاریاں اور اچھل کود، موج مستی، ان کی زبان، نفسیات، اخلاقیات، تربیت، تعلیم، خوف اور ان کی شجاعت کی انگنت قندیلیں روشن ہیں۔ یہ رباعیاں زندگی اور زندہ دلی سے عبارت ہیں۔ اس مجموعے کی پہلی رباعی ظفر کمالی کے فکری میلان کی نمائندہ ہے، جہاں انھوں نے بچّوں میں تہذیبی شناخت قائم کرنے اور ہمالیائی اوج کو چھونے کی ہوڑ میں ’’اچھے انسان‘‘ بننے کے اساسی مقصد کو ضائع نہ کرنے پر توجہ مرکوز کی ہے۔ بچّوں کی دلچسپی کے حوالے سے چہکاریں کی رباعیاں شادمانی سے بھرپور Disneyland کا نظارہ پیش کرتی ہیں مگر اس پہلی رباعی سے اندرونِ خانہ کے مشمولات اور اس کے مزاج کا تعین ہوتا ہے۔

تہذیب و ثقافت کی پہچان بنیں
رِفعت کے فسانے کا عنوان بنیں
جو چاہیں بنیں دن ہیں یہی بننے کے
ہم پہلے مگر اچھے انسان بنیں

یہاں اس نکتے کی وضاحت ضروری ہے کہ ظفر کمالی نے اپنی رباعیوں میں خاص التزام یہ رکھا ہے کہ بچّوں کے سامنے چیزیں ناصحانہ انداز میں نہ رکھی جائیں۔ یہ رباعی اس طرح بھی کہی جاسکتی تھی۔ ع ’’تہذیب و ثقافت کی پہچان بنو/ رِفعت کے فسانے کا عنوان بنو‘‘۔ مگر اس میں تحکم و تخاطب کا راست انداز یا صیغۂ امر کا نصیحت آمیز رویہ نہ اپناتے ہوئے بچّوں کی نفسیات کا خیال رکھا گیا ہے تاکہ پیغام کی ترسیل بھی ہو جائے اور طبیعت گراں بار اور بوجھل بھی نہ ہونے پائے۔ بچّوں کے ادب میں یہ نفسیاتی رکھ رکھاو ظفر کمالی کے فن پارے کا امتیاز ہے۔ حافظ کرناٹکی جیسے بچّوں کے ادیبوں کے یہاں

ایسا 'نفسیاتی پاس یا لحاظ ناپید ہے بلکہ بیشتر یہ احساس گزرتا ہے کہ وہ نصیحت کو کھرل کر کے اس کا گھونٹ پلا رہے ہیں۔ اس سے نہ صرف متعین ہدف پر نشانہ صحیح نہیں بیٹھتا بلکہ قیمتی جواہر پارے بھی ضائع ہو جاتے ہیں۔ اس حوالے سے ظفر کمالی کا ذہن بالکل صاف ہے۔ حد تو یہ ہے کہ انھوں نے اپنی ایک رباعی میں نصیحت آمیز رویے پر بچّوں کی زبان میں اپنی کھلی ناراضگی بھی جتائی ہے۔

کیوں لوگ پلاتے ہیں نصیحت کے گھونٹ
ہیں میرے لیے صرف فضیحت کے گھونٹ
تم یہ نہ کرو، یہ نہ کرو، وہ نہ کرو
پیتا ہے کوئی اتنی مصیبت کے گھونٹ

یہ امر طمانیت کا باعث ہے کہ مجموعے کی جملہ رباعیاں اپنی بنیادی فکر اور نفسیاتی میلان کے حصار میں رہتے ہوئے بھی بے حد دلچسپ اور پرکشش ہیں۔ غالباً بچّوں کے لیے ''دلچسپی کا عنصر'' ظفر کمالی کا پہلا ہدف ہے تاہم پہلے چند باتیں اس مجموعے کے تہذیبی علاقے سے متعلق، جن کی حیثیت بنیادی ہے۔

حمد اور نعت اسلامی شعور اور معاشرت کے تہذیبی حوالے ہیں۔ یہ اہلِ علم کا ابتدائیہ ہیں۔ مالکِ حقیقی کی کبریائی اور انسان کی بے بضاعتی کے مابین مجموعے کی پہلی تمہیدی رباعی اسلام کے فلسفۂ وحدانیت کی تعلیم پر مرتکز ہے۔ رزق، آب و ہوا، بیماری اور شفا کے مالک۔ بحر و بر کے جملہ نفوس اس کے اشارے کے محتاج۔ دوسری جانب آئینِ زیست کے معلمِ اعلا کے امیال و عواطف اس نوع کی رباعیوں کے مباحث ہیں۔ یہ اسلامی معاشرت کے دو کلیدی منابع ہیں، جہاں سے ایمان و اعتقاد اور فکری صلابت کا چشمہ ابلتا ہے۔ چند رباعیاں ملاحظہ ہوں۔

کہتی ہیں مری نانی اللہ ہے ایک
برسائے وہی پانی اللہ ہے ایک
وہ ذات اکیلی ہے، ممکن ہی نہیں
اس کا ہو کوئی ثانی اللہ ہے ایک

- - - -

یہ شان یہ شوکت یہ سیادت قربان
سرکار کی عظمت پہ عقیدت قربان
کیا ان سے بڑا ہے کوئی اللہ کے بعد
قرآن فدا ان پہ شریعت قربان

ناصحانہ اندازِ تخاطب سے دامن جھٹک کر رباعیوں کے مشمولات ایک بیانیے کی شکل میں سامنے آتے ہیں تو محسوس ہوتا ہے کہ ہم تک یہ باتیں دور بیٹھے کسی راوی کے توسط سے پہنچ رہی ہیں۔ ایسے میں ہماری حیثیت ایک سامع اور قاری کی بنتی ہے۔

بس ایک وہی شاہ و گدا کے محبوب — ہونٹوں کی صدا دل کی دعا کے محبوب
محبوب انھیں کیوں نہ زمانہ سمجھے — آقا تو ہمارے ہیں خدا کے محبوب

ماحول اور فضابندی کے اعتبار سے بعض رباعیاں طبعاً مناجات کے دائرے میں داخل ہوتی نظر آتی ہیں۔

کمزور ہوں فولاد بنادے اللہ — انصاف کی بنیاد بنادے اللہ
ٹوٹے نہ کتابوں سے تعلق میرا — شاگرد کو استاد بنادے اللہ

تو بعض رباعی کا انداز محاکاتی ہے

بلّی نے چرا کر جو ملائی کھائی — کتے سے ہوئی اس کی ہاتھا پائی
بندر نے لگائے انھیں دو دو ڈنڈے — دونوں کے لیے کیسی قیامت آئی

ظفر کمالی نے اس مجموعے میں ایامِ طفولیت کے جو احوال رقم کیے ہیں، وہ ہمیں زیرِلب تبسم پر مجبور کرتے ہیں۔ کہیں معصوم اور بے ضرر شرارتیں ہیں تو کہیں ان کی آپسی نوک جھونک۔ اس میں ظفر کمالی کی مشاہداتی حس کا دخل ہے جو تجربے کی بنیاد پر بالیدہ ہوئی ہے۔ اس زمرے میں جو تصاویر ہیں، ان سے ایام طفلی کا ایک روشن دان کھلتا ہے۔ جس سے ہر لمحہ بچوں کی معصوم حرکتوں اور نزاکتوں کا جھونکا گزرتا ہے۔ رباعیوں کی صورت میں وہ جھونکا فطری حسن اور تمازت سے لبریز ہے۔ ان میں کوئی بلّی کو لپ اسٹک لگا رہا ہے۔ کوئی اسکول جاتے رستے میں اپنی بہن کو بھوت بن کے ڈرا رہا ہے۔ بھولو بھیا بکرے کو ٹائی باندھ رہے ہیں تو گلو خرگوش کو دودھ میں نہلانے کو تیار ہے۔ لپ اسٹک سے کوئی پھول بنا رہا ہے، تو کوئی کاجل سے بنی مونچھ پر تاؤ دے رہا ہے۔ کوئی توتے کو چائے پلانے کی تیاری میں ہے، کہیں گھی کی تازہ بریانی سے چوہیا کی ناراضگی دور کی جارہی ہے تو خود کو شیر کہلانے والے پنّو میاں چوہے کو دیکھ کے تھرتھر کانپ رہے ہیں، کہیں کھیر پکاتی دلہن کے چولھے میں ننھے دولھے راجا پھونکیں مارتے دکھائی دے رہے ہیں۔ کوئی آم کے پتے کا

پان کھا رہا ہے، کوئی اجلے بکرے کو خضاب لگا رہا ہے تو کہیں کمرے کے اندر انور کے جھٹکے سے الماری کا شیشہ دو ٹکڑوں میں بکھرا پڑا ہے۔ یہ بچپن کی بھولی حرکتوں کی انجمن ہے، جن کی روشنی ظفر کمالی کی رباعیوں میں دور تک پھیلی نظر آتی ہے۔

نوک جھونک بچوں کی شخصیت کا حسن ہے، جس کے بغیر بچپن کا تصور ادھورا ہے۔ اس ضمن میں کمالی صاحب کی دو رباعیاں توجہ طلب ہیں۔

اس کا دولھا تو متوالا ہوگا   بھینسے جیسا موٹا کالا ہوگا
منّی کو جتنا رونا ہے رولے   وہ ایسا ہی عمدہ اعلا ہوگا

- - - -

وہ بالکل بیگن کی تھالی ہوگی   سڑیل مریل سوکھی ڈالی ہوگی
میرے اچھے پیارے گڈو بھیا   تیری دلہن بوڑھی کالی ہوگی

شرارت، شکایت اور ڈانٹ پڑنے کے ضمن میں بچوں کی ذہنی کیفیت کی نمائندہ ایک خوبصورت رباعی دیکھیں:

میں گھر میں اٹھاؤں جو قیامت اللہ   کوئی نہ کرے اس کی شکایت اللہ
امّی نہ کبھی ڈانٹ پلائیں مجھ کو   دے دیں وہ شرارت کی اجازت اللہ

بچوں کی خوش گپیاں ملاحظہ کیجیے:

روزانہ دو دو لڈو کھاتا ہے   موٹے بکروں کو وہ دوڑاتا ہے
یاروں سے کل ہانک رہے تھے گلّو   میرا مرغا قوالی گاتا ہے

- - - -

عدنان لگے کہنے اب کیا ہے بچا   بچوں میں قیامت کا طوفان مچا
دادا نے شکایت جو سنی ہنسنے لگے   سلمان نے مرغے کو کہا آج چچا

عادات واطوار عمر کا پتا دیتے ہیں۔ بچپن اور اس کے احاطے میں معصوم حرکتوں کی دنیا آباد ہوتی ہے۔ بستر گیلا کرنے کی عادت، کنستر کا ڈھول بجانا، نالی کی طرح بہتی بچوں کی ناک، ناخن کو

دانتوں سے کترنا، ناک میں انگلی ڈالنا، اللہ میاں کو خط لکھنا جیسی معصوم خصلتیں عہدِ طفولیت سے مختص ہیں، جن پر بڑی خوبصورت اور پرلطف رباعیاں کہی گئی ہیں۔ بلاشبہ ان میں رباعی گو کے نفسیاتی حسنِ نظر کو دخل ہے۔ سوتے بچوں کے ضمن میں یہ خوبصورت رباعی دیکھیے:

غوں غاں غوں غاں غوں غاں اُن کا گانا   ننھے راجا کا ہے یہ افسانا
خوابوں میں آئی ہیں ننھی پریاں   دیکھو سونے میں ان کا مُسکانا

ظفر کمالی کی مشاہداتی اور نفسیاتی گرفت وہاں زیادہ قابلِ غور ہے جہاں وہ بچوں کی معصوم سوچ کو اجاگر کرنے پر آتے ہیں۔ محسوس ہوتا ہے کہ شاعر نے معاً اپنے بچپن میں پانو رکھ دیا ہو۔ ابو کی نیکی کا معیار مٹھائی کے حصول میں ڈھونڈنے اور گھر میں بچوں کی اپنی سرکار چلانے کی خواہش کا انگڑائی لینے جیسے نکتے تک رسائی تبھی ممکن ہے۔

ایسی بھی نہ ہو مجھ میں ڈھٹائی اللہ   ہو جس سے مری روز پٹائی اللہ
ابو کو مرے اتنا تو نیک بنا   جب مانگوں مجھے دیں وہ مٹھائی اللہ

- - - -

جب گھر میں سرکار ہماری ہوگی   تب گھر میں بلی سرکاری ہوگی
جتنے بکرے ہیں چشمہ پہنیں گے   کتے کی مرغے سے یاری ہوگی

بچوں میں تجسس ایک فطری رجحان ہے۔ آنکھیں کھولتے ہی حیران کن دنیا بچوں میں تجسس کی جوت جگا دیتی ہے۔ بچہ دنیا و مافیہا کو جاننے اور سمجھنے کے لیے اپنی متجسس نگاہیں کھولتا ہے اور اشتیاق سے لبریز فطرت کو علامتوں میں بیان کرنے کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ یہ تسلسل بعض تبدیلیوں کے ساتھ تاعمر قائم رہتا ہے۔ اذان دینے کے بعد مرغا نماز کے لیے کیوں نہیں جاتا؟ بادل کا جھنڈا، پٹنے کا ڈنڈا اور بکری کا انڈا کیسا ہوتا ہے، بھالو کیوں کالا ہوتا ہے، کیا بلی شیر کی خالہ ہوتی ہے، منہ پر لگنے والا تالا کیسا ہوتا ہے، ہاتھی کس منجن سے منہ دھوتا ہے، منہ دھونے میں وہ کیسے روتا ہے، کیا میری شادی پری سے ہوگی؟ تاروں کی بستی میں مجھ کو اڑنا کب آئے گا؟ کلاس میں استاد کی لمبی ناک پر استعجاب جیسے بچوں کے متجسسانہ رجحان کی کامیاب نمائندگی کی گئی ہے۔

گڑیا کو بے ڈھنگی کیوں کہتے ہیں
بھنگی کو ہم بھنگی کیوں کہتے ہیں
نارنگی میں رنگ نہیں ہوتا کیا
پھر اس کو نارنگی کیوں کہتے ہیں

- - - -

ہم ڈھول کو شہنائی کہہ سکتے ہیں؟
خرگوش کو بھی بھائی کہہ سکتے ہیں؟
جو شوق سے کھاتے ہیں حلوہ پوری
کیا ان کو بھی حلوائی کہہ سکتے ہیں؟

- - - -

ہاتھی کس منجن سے منہ دھوتا ہے
منہ دھونے میں وہ کیسے روتا ہے
کیا کہتی ہیں اس سے اس کی امی
وہ بھی تو اپنی ماں کا توتا ہے

متذکرہ رباعیوں میں معصومانہ تجسس کی واضح لہر کے درمیان ''ماں کا توتا'' جیسی نئی لفظیات کا حسن بھی دیکھا جا سکتا ہے۔

'چہکاریں' کی بعض رباعیوں میں بال ہٹ اور بچوں کی ضد کے جگ ظاہر رویے کو ابھارنے کی کامیاب کوشش کی گئی ہے۔ بچوں کو کون سمجھائے کہ ضد میں صرف جی کا زیاں ہوتا ہے۔ جوتا نہ پہننے کی حد تک تو بات سمجھ میں آتی ہے مگر کھیت میں ہلو کے مٹھائی بونے، رات کو سورج دیکھنے یا سورج کے غروب ہونے پر امی سے خود کو سورج بنانے کی ضد کا بھلا کیا جواز ہو سکتا ہے۔ یہ ہتھیلی پر سرسوں اگانے کے مترادف ہے۔ مجموعے میں امکانی اور غیر امکانی ضد کے دونوں پہلوؤں پر کامیاب اشاروں کے مابین ہٹ دھرمی کی قباحت یوں سامنے آتی ہے۔

وہ کام جو بن سکتے ہیں نرمی سے
کیوں ان کو بگاڑیں کے ہم گرمی سے
اچھا تو نہیں بے جا ضد پر اڑنا
پرہیز ہی بہتر ہے ہٹ دھرمی سے

کھیل کود سے بچوں کی فطری دلچسپی کے پیش نظر مجموعے کی رباعیوں میں ان کا دلچسپ احاطہ کیا گیا ہے۔ بعض وہ کھیل جو جوانی کی دہلیز تک چل کر ہمارے ساتھ آتے ہیں اور بعض کا علاقہ ایامِ طفولیت کی چہار دیواری سے آگے نہیں بڑھتا۔ مثلاً مٹی کی پٹری پر ریل کا چلنا اور ماچس کی ڈبیا سے بنے ریل کے ڈبے، بکرے بکری کی شادی کا کھیل، بکرے کے لیے سہرا لکھوانا، اسے یاروں کی محفل میں گانا، میں میں کرتی بکری کو دلہن کا جوڑا پہنانا، اسے ابٹن لگانا، باجی کا دوپٹہ

اڑھانا، پیروں میں جھانجھن باندھنا، بندر کے خالو بھالو کا ناچ اور چوہے کا بلی سے بیاہ رچانا جیسے خالص بچپن کے تفریحی مندرجات کو رباعی جیسی نازک صنف میں نبھانا پختہ کلامی کا مظہر ہے، جس میں ظفر کمالی نے ثابت قدمی دکھائی ہے اور اپنے مشاہدے کی جوت سے کیف اور شادمانی کا بھرپور سامان پیدا کیا ہے۔

ظفر کمالی نے بچوں کی مرغوب غذاؤں اور پھلوں کے ضمن میں لڈو، ملائی، ٹافی، پلاو، حلوہ پوری، رس گلہ اور امرود کا ذکر بڑی خوبصورتی سے کیا ہے اور ہر ایک زمرے کے لیے ایک ایک رباعی مختص کی ہے۔ وہیں بچوں کی دلچسپی کے ایک دوسرے خطے چرند پرند، جانور اور حشرات الارض کا رخ کرتے ہوئے اپنی رباعیوں میں ان کی ایک دلکش دنیا آباد کی ہے۔ مور، گوریا، تیتر، مینا، کویل، کبوتر، مرغا، توتا، بندر، بھالو، گلہری، چوہا، بکرا اور بلی کے پردے میں بچوں کے ذوق وشوق کی آبیاری کا سامان کیا گیا ہے، تو دوسری جانب میں میں کرتی بکری، ڈھینچوں ڈھینچوں کرتا گدھا، کوے کی کائیں کائیں، کویل کی کوکو اور پپیہے کی کوک سے فضا میں طربیہ شور وغوغا، شیرینی اور حلاوت، سہانا پن اور موسیقیت کا احساس ہوتا ہے۔

شادی بیاہ، نکاح میں تقسیم ہونے والے چھوارے اور ہولی اور رکشا بندھن جیسے تہواروں میں بچوں کی دلچسپی اور شوق کے مدنظر ظفر کمالی نے اس قبیل کی رباعیوں کے ذریعے سے بھی بچوں کی خوشیوں کا سامان فراہم کیا ہے۔

ظفر کمالی کی رباعیاں بچوں کے نطق ولسان کی ابتدائی شکل ''توتلے پن'' کے حسن سے بھی مزین ہیں۔ یکے بعد دیگرے ان کی کئی رباعیوں میں حسن کی یہ کیفیت دامنِ دل کو کھینچتی ہے۔ اس نکتے سے وابستہ رباعیاں بے حد خوبصورت ہیں۔ نمونہ آپ بھی ملاحظہ کریں۔

میلے اچھے ابو آئیں گے جلول — کھانے کو لچھ گلّے لائیں گے جلول
ہاتھی والا جھل گچھ آیا ہے یہاں — مجھ کو لے کل ابو جائیں گے جلول

— — ، — —

یہ اپنے گھل کی چھبہ جادی ہوگی — اچھ کا دادا ہوگا دادی ہوگی
بیٹھی کیا کیا سوچ رہی ہے منّی — میلی گُلیا کی کب چھادی ہوگی

شاعر کی ذہنی کیفیت کا اگر صحیح اندازہ ہو تو یہ سمجھنا دشوار نہیں کہ اس نوع کی شاعری کو خلق کرتے ہوئے شاعر پر کیا گزرتی ہے۔ پختہ عمری میں دانشورانہ باتیں کرنا، فکری نکتہ سنجیاں یا مضامینِ خیال کو غیب سے اپنی شعری انجمن میں اتارنا گرچہ کارِ دشوار ہے مگر پختہ ذہن کا اوائلِ عمری کی کیفیت میں مراجعت غالباً دشوار تر عمل ہے۔ یہ اشعار اپنے تخلیقی مرحلے میں کئی دفعہ شاعر کی زبان پر بچوں کی ''توتلی زبان'' سے ادا ہوئے ہیں۔ غالباً شاعر عملاً اس بات کو یقینی بنالینا چاہتا تھا کہ بچوں کی زبان پر ادا ہوتے ہوئے بحر کی طوالت، الفاظ، ماحول، ترکیب یا مزاج کا کوئی مسئلہ رباعی کے حسن کی پامالی کی صورت میں تو آڑے نہیں آرہا ہے یا رباعی میں شاعر کے محلِ نظر ''دلچسپی کا عنصر'' ضائع تو نہیں ہو گیا ہے۔ اس قبیل کی رباعیوں کے پہلو میں ذیل کی یہ رباعی توجہ چاہتی ہے، جو ''توتلے پن'' کے اثرات کو سامنے لاتی ہے۔ یہ فنکاری ہے اور اشیاء کی متغیر صورت اور ان کی تبدیل شدہ ہیئت پر لطیف اشارہ بھی۔

دادا ابا ان کی خاطر ڈڈو   لڈو ہو جاتے ہیں ان کے لڈو

کمبل کو دونوں کہتے ہیں کدو   کتنے بھولے ہیں یہ چنو منو

اقدارِ حیات اور تہذیبی سیاق میں ظفر کمالی کی رباعیوں میں معروفات سے اخذ و استفادہ اور منکرات سے دامن کشی کے ترغیبی اشارے موجود ہیں۔ یہ تربیتی نظام کے دو پہلو ہیں جن سے غیر محسوس طور پر بچوں کی تعلیم اور تہذیب کی راہ نکل آتی ہے۔ جیسے دانت اور بدن کی صفائی، حسد سے کنارہ کشی تطہیرِ قلب کا ذریعہ، لکڑی سے کان کھودنے کی ممانعت، حرکت و عمل کی ترغیب، تن آسانی سے پرہیز، اتحاد کا درس، اچھے اخلاق کی ترغیب، نفرت اور عداوت پر لعنت، سخاوت کی دہائی، باپو کی اہنسا اور آزادی کی قدر و قیمت، حق کہنا اور جرأتِ اظہار سے کام لینا، تہذیبی شناخت کی پاسداری، کمزوروں کی حمایت، وقت کی قدر و قیمت، محنت اور عمل کا گن گان، محتاج فقیروں کی حاجت روائی، کم بولنا، اسکوٹر تیز چلانے کا نقصان، گالی نہ بکنا اور احسان جتانے جیسے شیطانی وتیرے سے شخصیت کے ظاہری اور باطنی حسن و قبح کے فرق کو عیاں کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

اقدارِ حیات کے تناظر میں ظفر کمالی نے مادری زبان کی اہمیت اور افادیت سے بچوں کو واقف کراتے ہوئے اردو ہندی کو سگی بہن بتا کر بچوں کو ہندستان میں اردو ہندی کے لسانی رشتے

اور تاریخی صداقت سے واقف کرایا ہے۔ اردو کے ضمن میں اقبالؔ کا حوالہ اردو کے ایک ستون کی حیثیت رکھتا ہے۔ اردو ایک مکمل تہذیب کا نام ہے، جو ماں جیسی ہے۔

جینے کی تدبیر بتائی ہم کو   آنکھیں بخشیں راہ دکھائی ہم کو
اردو نے تہذیب سکھائی ہم کو   شایستہ لہجے کی دولت دے کر

- - - -

اپنی قسمت پھوڑ نہیں سکتے ہیں   اس سے رشتہ توڑ نہیں سکتے ہیں
اردو کو ہم چھوڑ نہیں سکتے ہیں   وہ تو بالکل میری ماں جیسی ہے

بچوں میں غیر محسوس طرزِ تعلیم و تربیت کا ایک وسیلہ ظفر کمالی کی رباعیوں میں مستعمل محاورے بھی ہیں۔ بلی کے گلے میں گھنٹی باندھنا، نو سو چوہے کھا کر بلی کا حج کو جانا، کوے کا کان لے جانا، بگلا بھگت، جھوٹ بولے کوا کاٹے اور جھوٹے کا منہ کالا جیسے محاورے مخصوص تصور کے حامل ہیں۔ شعری بساط پر ان کی حیثیت گوہرِ شب تاب کی ہے۔ رباعی دیکھیے:

رب کی نظروں میں بالا ہوتا ہے   سچا بچہ ہی اعلا ہوتا ہے
جھوٹے کا تو منہ کالا ہوتا ہے   میری امی مجھ کو سمجھاتی ہیں

- - - -

پنجے ہی میں شیطان لیے جاتا ہے   کیا سوچ کے نادان لیے جاتا ہے
کوا جو ترے کان لیے جاتا ہے   عرفان تجھے کیسے سنائی دے گا

بچوں کے ذہن تک رسائی کا غیر محسوس طریقۂ کار اور انھیں تعلیم و تربیت کی چھوٹی چھوٹی قدروں سے واقف کرانے کا کمالی صاحب کا اپنا انداز ہے۔ ذیل کی رباعیاں توجہ طلب ہیں، جن میں بچوں کی تعلیم کے لیے مرزا غالب کے قادر نامہ کا سہل اور دلچسپ انداز اپنایا گیا ہے۔

نقطہ ہو اگر سر پہ تو پڑھتے ہیں خے   ہے جیم میں اک نقطہ خالی ہے حے
فر فر وہ سناتے ہیں الف بے پے تے   گلّو نے سبق یاد کیا اردو کا

- - - -

کلّی چھوٹی بڑا ہوا تو کلّا   پلّی کا بھائی ہوتا ہے پلّا
لیکن ان چھوٹی چھوٹی باتوں کو   کب سمجھے گا میرا باگڑ بلّا

بعض رباعیاں نصابی ضرورتوں کو مدِ نظر رکھ کر اور بچّوں کو ان افراد سے واقف کرانے کے مقصد سے بھی کہی گئی ہیں، جن سے ہماری مختلف ضروریات کی تکمیل ہوتی ہے۔ اسی ضمن میں دھوبی، حجام اور درزی کا ذکر خصوصی دلچسپی کے ساتھ کیا گیا ہے۔

گندے کپڑوں کو وہ دھو کر لائے   امّی سے باتیں کر کے مُسکائے
میری دھوبن مجھ جیسی ہی اچھی   محنت مزدوری کے پیسے کھائے

جاتے ہیں بھی ہوتی ہے عزت سب کی   کرتا ہے بڑے شوق سے خدمت سب کی
سب سر کو جھکاتے ہیں اس کے آگے   حجام بناتا ہے حجامت سب کی

ہو وقت برا یا کہ بھلا کاٹتے ہیں   سیکھی ہے یہ محنت سے کلا کاٹتے ہیں
لوگوں کو دکھاتے ہیں قینچی کا کمال   درزی ہیں تو جیب اور گلا کاٹتے ہیں

ظفر کمالی کے یہاں تعلیمی تحفظات سے بھی براہِ راست نئی نسل کو مزین کرنے کی واضح فکرمندی دکھائی دیتی ہے۔ مجموعے میں کتابوں سے رشتہ استوار کرنے کی خواہش، کہانی کی کتاب سے بچّوں کی رغبت، کتاب عزت کی روٹی کا منبع، غم سے نجات دہندہ کتاب، کتاب ترقی کا زینہ، کتاب بہتر دوست اور کتاب سے فرار بد ذوقی کی علامت، اسکولی بستے کو بوجھ نہ سمجھا جانا اور استاذ کا ادب واحترام جیسے قندِ پارسی اس کے بین شواہد ہیں۔ تعلیم گاہوں کا ذکر ظفر کمالی کی رباعیوں میں تجیدِ ذات کا استعارہ ہے، جہاں پہنچ کر انسان کو عظمت، کلکٹری، اور افسری کی دولت ملتی ہے۔ قلم کی قوت سے انسان باوقار ہوتا ہے۔ ظفر کمالی کی رباعیوں میں تعلیم اخلاق و کردار اور اتالیق تعلیم کا سرچشمہ ہیں اور تعلیم سے جی چرانا زندہ درگور ہونے کے مترادف۔

پڑھنے میں کمزور نہیں ہونا ہے   زندہ ہی درگور نہیں ہونا ہے
ٹیچر سے پوچھیں گے ساری باتیں   ہم کو تو منہ چور نہیں ہونا ہے

تعلیم گاہوں کے ضمن میں ظفر کمالی نے چھڑی اور ڈنڈے جیسی جزئیات پر بھی توجہ مرکوز کی ہے اور استاد، شاگرد اور تعلیم گاہ کی تثلیث میں جمہوری نظام کے ارکانِ اربع 'صحافت' کی طرح رکنِ رابع کی حیثیت سے چھڑی کی موجودگی کی نفسیات کا احاطہ کیا ہے۔ نظامِ علم و آگہی کے سنجیدہ مباحث کے مابین چھڑی کا ذکر 'خیر گریز' کا درجہ رکھتا ہے، جس سے دلچسپی کی فضا قایم ہوتی ہے۔

ظفر کمالی کی بعض رباعیاں ماحولیات جیسے حساس اشوز کے تئیں بچوں میں بیداری کی نقیب ہیں۔ برگد کے پیڑ کو انسان کے لیے رحمت کا سایہ اور چڑیوں کا مسکن بتانا، ہریالی اور شادابی کے حق میں علم بلند کرنا، کھیت اور کھلیان میں درخت لگانے کی ترغیب دینا، پٹاخہ چھوڑ کر ماحول کو پراگندہ نہ کرنا اور چڑیوں کے شکار سے پرہیز کے ذریعے ظفر کمالی نے ماحولیاتی نظام میں توازن اور اعتدال کے فلسفے کو استحکام بخشا ہے۔ ان اقدار کی تعلیم بچپن سے ہو تاکہ قدرتی نظام انسانی چیرہ دستیوں سے محفوظ رہے۔ غالباً اسی تناظر میں ظفر کمالی کی ان رباعیوں کو بھی دیکھا جانا چاہیے، جن میں پہاڑ کی ہیبت، عظمت و شوکت کے ساتھ ساحل کے کلیجے میں اٹھنے والے سمندری جلال، بجلی کی کڑک، طوفانِ نوحؑ اور کانٹوں کی پہرے داری میں گلاب کی زندگی کو دیکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ قدرتی مظاہر ہیں، جن کے ساتھ چھیڑ چھاڑ براہِ راست قدرتی نظام میں مداخلت کے مترادف ہے۔ اترا کھنڈ کی قیامت خیزی، اڑیسہ کا سائیکلون، سونامی کا قہر اور حالیہ دنوں میں ہُد ہُد کی تباہی ماحولیاتی نظام میں انسانی دراندازی کا شاخسانہ ہیں۔

آفاقی قدروں کی بازگشت ظفر کمالی کی رباعیوں میں ''رشتوں کی پہچان'' کی صورت میں سنائی دیتی ہے۔ خاندانی نظام کی پسپائی اور رشتوں کی محدود ہوتی دنیا میں ظفر کمالی نے رشتوں کے تحفظ پر اپنی فکرمندی ظاہر کی ہے۔ انھوں نے اپنی رباعیوں میں خونی اور تکریمی رشتوں کے مشرقی تصور کی بازیافت کی پہل کی ہے۔ ماں کے آنچل کو افضل، ان کے قدموں تلے جنت، والدین کے ایثار اور ان کے اخلاص کو حرزِ جاں بنایا ہے۔ بزرگوں کی تکریم اور دادا دادی سے والہانہ محبت کی شمع روشن کی ہے اور یوں رشتوں کی تقدیس کا دینی حوالہ پیش کیا ہے۔

اس پر ہو ایمان ضروری سمجھیں   کہتا ہے قرآن ضروری سمجھیں
جو اپنوں کا حق ہے ہم ان کو دیں   رشتوں کی پہچان ضروری سمجھیں

متذکرہ رشتوں کی گود میں پلتا بچپن، دادی کا لاڈ و پیار، سوتے وقت ان کی کہانیوں اور بسکٹ ٹافی کا لطف،، دادی کا آنچل سے منہ پونچھنا، گھر آئے فقیر کو دادی کا خوش دلی سے کھانا کھلانا، دادا کا پانو دبانا، ان کی انگلی پکڑ کر چلنا اور ابو کا پھوپھی کو اپنے گھر لانے جیسی بظاہر چھوٹی باتوں میں مشرقی اقدار کی جڑیں پیوستہ ہیں۔ عالم کاری اور مغرب پسندی کے موجودہ عہد میں مشرقی قدریں جس تیزی کے ساتھ ہمارے ہاتھوں سے پھسل رہی ہیں، اس میں ظفر کمالی کے نشان زد مشمولات کی معنویت دوچند ہو جاتی ہے۔ چند رباعیاں ملاحظہ ہوں:

شفقت ہیں محبت ہیں دادا دادی　　انعام ہیں دولت ہیں دادا دادی
بچوں کے لیے رحمت ان کا سایہ　　اللہ کی نعمت ہیں دادا دادی

بسکٹ ٹافی دینے کے عادی ہیں　　پابندی میں میری آزادی ہیں
ان کے جیسا اور کہاں ہے کوئی　　دادا دادی تو دادا دادی ہیں

ہر چیز سے پیاری ہے ان کی پوتی　　دادا کی دلاری ہے ان کی پوتی
کہتے ہیں وہ لوگوں سے خوش ہو ہو کر　　پھولوں کی کیاری ہے ان کی پوتی

دادی آنچل سے منہ پونچھیں میرا　　وہ کہتی ہیں مجھ کو اپنا شیرا
دادی اتنی پیاری کیوں ہوتی ہے　　اس بارے میں کیا کہنا ہے تیرا

متذکرہ پہلی دو رباعیوں میں دادا دادی کے تعلق سے بچوں کے احساس کی ترجمانی کی گئی ہے۔ جب کہ اخیر کی دونوں رباعیاں بچوں کی جانب دادا دادی کے محبت آمیز رویے کو اجاگر کرتی ہیں۔ رشتوں کی یہ دوطرفہ گری بچوں کے ذہن پر خوش گوار اثرات چھوڑتی ہے اور نتیجتاً بچوں میں اس نوع کی معصوم تمنا انگڑائی لینے لگتی ہے۔

میں کیا ہوں یہ دنیا کو دکھلاؤں گا　　پڑھ لکھ کے بڑا افسر بن جاؤں گا
پیسے جو کماؤں گا تو سب سے پہلے　　دادی کو نئے دانت میں لگواؤں گا

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

دو رباعیاں ماں اور پھوپھی کے رشتے کے تناظر میں بھی دیکھیں:

ایسا دھوکا ہرگز کھائیں گے نہیں شیطانی چالوں میں آئیں گے نہیں
امّی کے قدموں میں جنّت ہے مری ان کے دل کو کبھی دکھائیں گے نہیں

- - - -

پھوپھی کے یہاں ابّو کل جائیں گے ساتھ اپنے انھیں لے کر گھر آئیں گے
ہم کو تو کھلاتی ہیں کھانا دادی اب ہاتھ سے پھوپھی کے ہم کھائیں گے

ظفر کمالی نے اپنی رباعیوں میں بچّوں کو زندگی کی شاہراہ پر روانہ کرتے ہوئے زادِ راہ کے طور پر عزم و ہمت اور حوصلے کا تحفہ دیا ہے۔ تاروں پہ کمند ڈالنے، ہمت کی تلوار لیے مصیبت کے لشکر میں گھس جانے، بپھری موجوں سے لوہا لینے، سورج اور دریا سے ہمت کا سبق پڑھنے اور حریف کو اوقات دکھانے کے لیے انھیں بازو میں طاقت پیدا کرنے کا درس دیا ہے۔ دریا اور سمندر میں اٹھنے والی موجیں ظفر کمالی کے یہاں شجاعت اور حوصلہ مندی کا استعارہ ہیں اور چیونٹی عزم و ہمت کی معلّم۔

ڈرتا ہے کسی سے نہ وہ گھبراتا ہے مستی میں اچھلتا ہے بل کھاتا ہے
وہ خود ہی بناتا ہے اپنا رستہ دریا تو پہاڑوں سے ٹکراتا ہے

- - - -

غفلت سے جگاتی ہے دریا کی موج ہمّت کو بڑھاتی ہے دریا کی موج
ہے کام مرا آگے بڑھتے رہنا پیغام سناتی ہے دریا کی موج

- - - -

کرتی ہے بڑے کام یہ ننھی سی جان مٹّی میں بناتی ہے سلیقے سے مکان
دنیا کو پڑھاتی ہے ہمّت کا سبق چیونٹی پہ مری جان مرا دل قربان

بچپن اور لڑکپن کے مدار پر قایم ظفر کمالی کے اس مجموعے میں ایامِ طفلی کے چاروں طبق روشن ہیں۔ یہ رباعیاں خود رباعی گو کی خوش خرامی کے ایام کی تمہید ہیں۔ بچپن کی کثیر جہتوں، متنوع سمتوں اور گوناگوں حوالوں کے مابین ذیل کی رباعی کو اس مجموعۂ رباعی کا عطر اور ماحصل سمجھا جانا چاہیے۔

راگ اپنا ہی راگ رہا ہے بچپن
اچّھا ہے جو جاگ رہا ہے بچپن
لیکن تیری اس بدلی دنیا میں
تیزی سے کیوں بھاگ رہا ہے بچپن

بچّوں کی خوبصورت انجمن سجانے کے باوجود ظفر کمالی کو دورِ حاضر میں لڑکپن کے زیاں کا حقیقی احساس ہے۔ بچہ مزدوری کا عفریت بچپن کو تیزی سے نگل رہا ہے۔ بچپن بچاؤ مہم، گلوبل مارچ اگینسٹ چائلڈ لیبر اور درجنوں ملکی اور بین الاقوامی اداروں اور وزارتوں کی انتھک کوششیں کسی حتمی ہدف تک پہنچنے میں ناکام ہیں اور اس کی رفتار پر قدغن لگانا ممکن نہیں ہو پارہا ہے۔ اعداد و شمار مایوس کن ہیں۔ انٹرنیشنل آرگنائزیشن کی سابقہ رپورٹ کے مطابق اس وقت دنیا میں ہر تیسرا بچہ لیبر ہے۔ بنگلہ دیش اور افریقہ کے بعد ہندستان میں فی الوقت ایک کروڑ ۲۶ لاکھ بچے مزدور ہیں۔ کیلاش ستیارتھی کے توسط سے ہندستان کو ۲۰۱۴ء کا نوبل انعام ملنے کے بعد شاید ہندستان کو اس حوالے سے اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہوگا۔ بچپن پر فکرمندی کے ضمن میں یہاں بچہ مزدوری کا صرف ایک حوالہ بچّوں کے جنسی استحصال، ناقص غذا اور ان کی تسکری جیسے سنگین مسائل کے ادراک کے لیے کافی ہوگا۔ امید ہے کہ ظفر کمالی کی رباعیوں میں مستعمل لطیف، ملائم اور نازک الفاظ طفولیت کی شمع کے گرد مضبوط ہالے بن کر اس کی لو اور تیز کریں گے اور والدین کے ہمراہ سماج، ملک اور عالمی برادری بچّوں کی حمایت میں اس ہالے کے گرد جمع ہوتے چلے جائیں گے تاکہ بچپن جاگتا رہے اور ظفر کمالی کی مراد برآئے۔

''چہکاریں'' میں ظرافت ایک واضح شناخت کی حیثیت رکھتی ہے۔ بچّوں کی حرکتوں میں خود ظریفانہ پہلوؤں کی کمی نہیں ہوتی لیکن یہاں جو ظرافتی رویہ اپنایا گیا ہے وہ تہذیب، تربیت اور شرافت کی اساس پر مبنی ہے۔ اس میں حد درجہ نفاست اور شائستگی پائی جاتی ہے۔ چند رباعیاں حاضرِ خدمت ہیں:

ہر دل پہ مری دھاک بٹھادے اللہ
دنیا کو کرشمہ یہ دکھادے اللہ
لوگوں کی نگاہوں میں جواں کردے مجھے
بچہ ہوں تو کیا مونچھ اگادے اللہ

دیکھا تو مرے دل میں عجب کھٹکا ہوا　　گھگی تھی بندھی اس کی، تھا سٹکا ہوا
بلی کے گلے میں کیسے ممکن یہ ہوا　　گھنٹی کی جگہ چوہا تھا لٹکا ہوا

مرغی نے مرغے کو دوڑایا ہے　　بکرا بھی بکری سے گھبرایا ہے
بلی کا جب اس نے دیکھا فیشن　　بلاّ دل ہی دل میں شرمایا ہے

دل ہی دل میں وہ کتنا پچھتائے　　بندر جی سسرال سے واپس آئے
بندریا جو ساتھ نہیں آئی ہے　　بیٹھے ہیں وہ اپنا منہ لٹکائے

محولہ رباعیوں میں لطیف ظریفانہ تبسم کی افزودگی ہے۔ اب ایک نظر ذیل کی رباعیوں پر ڈالیں۔

جھوٹی تو نہیں ہوگی صداقت کی بہن　　کرتی ہے کہاں ظلم عدالت کی بہن
سمجھائیں گے بچے یہ بڑوں کو اپنے　　معصوم شرارت ہے شرافت کی بہن

رکھنی ہے ہمیں باقی تہذیب کی آن　　دنیا کو دکھانی ہے تہذیب کی شان
تہذیب نہیں گھر میں تو کچھ بھی نہیں　　ہم بن کے رہیں اپنی تہذیب کی جان

چادر سے تن ڈھانپ رہی ہے سردی　　تھر تھر تھر تھر کانپ رہی ہے سردی
کیا گرمی نے اس کو دوڑایا ہے　　دیکھو کیسے ہانپ رہی ہے سردی

ظفر کمالی کے مجموعے میں اس طرح کی خوبصورت رباعیوں کی خاصی تعداد موجود ہے، جن میں طہارت، نفاست، حسن، شائستگی اور تمازت کی چمک ہے اور فنی پختگی کا اظہار بھی۔ ظفر کمالی نے محبت کی اذان، ماں کا توتا، تاروں کی زمیں، ظالم چنگیز وقت، تاروں کا اسکول، اخلاص کی بوچھار، دانائی کا نور، افلاک کا زینہ، محبت کی بھوک اور رنگوں کی بوچھار جیسی خوبصورت تراکیب کے

JALALI BOOKS

ساتھ چاند کو فقیروں کی روٹی، بچّوں کی ہنسی کو زخم کا مرہم، حالات کی سختی کو پتھریلی دھوپ، جاڑے کی دھوپ کو شرمیلی دھوپ اور گرمی کی تمازت کو نوکیلی دھوپ بتا کر اپنے مذاقِ لطیف اور شاعرانہ کاریگری کا ثبوت فراہم کیا ہے۔ اس سے کمالی صاحب کے محلِ نظر الفاظ اور بندشوں کا کردار بھی کھلتا ہے اور وہ بہتر طور پر تخلیق کار کی حیثیت سے ہمارے حیطۂ فراست میں آجاتے ہیں۔ یہ فنکار کی گہری چال بھی ہو سکتی ہے یا پھر اسے قاری کی فتح مندی سے بھی تعبیر کیا جا سکتا ہے۔

ظفر کمالی فن کے تئیں بے حد حساس ہیں۔ انھوں نے رباعی جیسی لطیف صنف میں فنی کمالات دکھائے ہیں۔ عروضی نقطۂ نظر سے مجموعہ 'چہکاریں' کی حیثیت اردو میں بچّوں کے لیے کہی گئی رباعیوں کے صیغے میں نقشِ اول کی بنتی ہے۔ اس میں بحرِ ہزج کے دونوں زمروں۔ 'ہزج اخرم اور ہزج اخرب' کے چوبیسوں اوزان کا استعمال کیا گیا ہے، جو ایک محتاط اندازے کے مطابق بچّوں کے لیے کہی گئی رباعی کے باب میں اپنی نوع کی پہلی کوشش ہے۔ یہی نہیں بلکہ ایک ہی رباعی میں مصرعوں کو تین یا چار مختلف اوزان میں برت کر فنی پختگی اور فنکارانہ خود اعتمادی کا اظہار بھی کیا گیا ہے۔ مثالیں ملاحظہ کریں۔

سب مل کے لگائیں گے اسے ابٹن آج	مفعول	مفاعیل	مفاعیلن	فاع
پہنائیں گے پیروں میں ہم جھانجھن آج	مفعول	مفاعیلن	مفعولن	فاع
باجی کے دوپٹے کو اڑھائیں گے اسے	مفعول	مفاعیل	مفاعیل	فعل
بکری کو بنائیں گے ہم دلہن آج	مفعول	مفاعیلن	مفعولن	فاع

کیا اس کا طریقہ ہے کیا ہے انداز	مفعول	مفاعیلن	مفعولن	فاع
منّے کی سمجھ میں یہ نہیں آتا راز	مفعول	مفاعیل	مفاعیلن	فاع
مرغا تو بہت شوق سے دیتا ہے اذان	مفعول	مفاعیل	مفاعیل	فعول
مسجد میں نہیں جاتا کیوں پڑھنے نماز	مفعول	مفاعیلن	مفعولن	فعول

وہ بحریں جو فن کے رو سے دشوار، ثقیل اور پیچیدہ خیال کی جاتی ہیں، اس مجموعہ میں اظہارِ مطالب کے لیے زیادہ موزوں قرار پائی ہیں۔ مثال کے طور پر ''مفعولن مفعولن مفعولن فع'' کی

JALALI BOOKS

مشکل بحر کا بڑا فنکارانہ استعمال کیا گیا ہے۔ مثالیں دیکھیے:

ہر مشکل میں آسانی ڈھونڈیں گے　　خشکی میں بھی ہم پانی ڈھونڈیں گے
کھوجیں گے مٹی میں روشن تارے　　تاریکی میں تابانی ڈھونڈیں گے

- - -

گم صم بیٹھی ہیں کیوں چوہیا رانی　　روٹھی ہیں چھوٹا ہے دانہ پانی
چوہے راجا جاکر جلدی لائیں　　تازہ گھی کی تھوڑی سی بریانی

بچوں کے ذہن اور نفسیاتی مسائل کی سوجھ بوجھ، دلچسپی کا خیال، زبان کی صفائی ستھرائی، زبان کا برمحل استعمال، ادق زبان اور مضامین سے گریز جیسی ادبِ اطفال کی خصوصیات اور معیارات کے حوالے سے ظفر کمالی کے یہاں بڑی توانائی ہے۔ وہ برسوں سے اس میدان کی غوّاصی کر رہے ہیں۔ بچوں کے لیے نظموں کے ایک مجموعے کے خالق بھی ہیں۔ اس مجموعۂ رباعی میں بھی ان کی طفل فہمی کی روشن مثالیں موجود ہیں۔

عروضی دشواریوں کے ساتھ رباعی پر داخلی اور حکیمانہ مضامین کی تحدید، جلالتِ مضمون اور تکدیرِ مضمون کے ردّ و قدح کے مابین رباعی کے مضامین اور مشمولات بھی پیچیدگیوں سے یکسر مبرّا نہیں، جس سے اس کی رفتار متاثر ہوئی ہے۔ رباعی کی انھی مشکلات کے سبب جوش ملیح آبادی جیسے پختہ کلام شاعر اور رباعی گو کو یہ اعتراف کرنا پڑا کہ ”رباعی پچاس برس کی مشاقی کے بعد قابو میں آتی ہے“۔ نتیجہ ظاہر ہے جناب حافظ کرناٹکی، التفات امجدی، فراغ روہوی اور عادل اسیر دہلوی مرحوم جیسے چند اسما کے سوا یہاں غزل اور آزاد نظم والا ازدحام دکھائی نہیں دیتا۔ مقامِ مسرت ہے کہ ظفر کمالی نے اس سنگلاخ زمین کو مسطح کیا ہے اور اس میں انواع و اقسام کے گل بوٹے اگائے ہیں۔ بلکہ یہ کہنا زیادہ موزوں ہوگا کہ انھوں نے رباعی کو سکہ بند مضامین کے حصار سے نکال کر ہلکے پھلکے مضامین کی وسیع دنیا میں لا کھڑا کیا ہے۔ یہ وہی سفر ہے، جس سے غزل کے بندھے ٹکے مضامینِ گل و بلبل کا قصر مسمار ہوا اور غزل نے کھلی فضا میں آفاقی شہرت اور مقبولیت سمیٹی۔ ظفر کمالی نے بچوں کے لیے کہی گئی ان رباعیوں میں موضوعات کے ایک جہان کو سمیٹا ہے۔ اتنے موضوعاتی تنوع کے ساتھ رباعی کے چوبیسوں اوزان کا فنکارانہ استعمال اور وہ بھی مشکل اور

خاردار بحروں میں اس طرح کیا گیا ہے کہ کہیں بھی سلاست اور روانی کی حرمت پر حرف نہ آنے پائے۔ یہی فن ہے اور اسی کو فنکاری کہتے ہیں۔

گذشتہ تین دہائیوں سے ظفر کمالی جس صبر، لگن، فنی رکھ رکھاؤ اور خاموشی کے ساتھ شعر و نثر کی خدمت انجام دے رہے ہیں، ان پر اس تحریر میں اجمالی روشنی ڈالی گئی ہے۔ ظفر کمالی جس قطعیت اور قوت کے ساتھ ادب کے تشنہ کام جہات کا رخ کر رہے ہیں، انھیں سیراب کر رہے ہیں اور امکانات کی نئی بستیاں آباد کر رہے ہیں، وہ قابل رشک ہے اور ہماری توجہ چاہتا ہے۔ ادب کے ایسے مشاق فنکار کے فن کے تئیں ہماری ادبی تنقید کا ایک ہوشیار تماشائی کی طرح خاموش گزر جانا یا چپکی سادھے رہنا خود تنقیدی صحت مندی کے منافی ہے۔ ظفر کمالی کا فن اپنی بقا کا سامان خود پیدا کر رہا ہے۔

•••

کہتی ہیں مری نانی اللہ ہے ایک
برسائے وہی پانی اللہ ہے ایک
وہ ذات اکیلی ہے، ممکن ہی نہیں
اس کا ہو کوئی ثانی اللہ ہے ایک

•

کشتی کو سمندر میں چلاتا ہے خدا
چڑیوں کو ہواؤں میں اڑاتا ہے خدا
پوشاک عطا کرنے والا بھی وہی
جب بھوک لگے ہم کو کھلاتا ہے خدا

•

گلشن کی ہواؤں سے خدا یاد آئے
پھولوں کی قباؤں سے خدا یاد آئے
ہر چیز سے وابستہ یادیں اس کی
چڑیوں کی صداؤں سے خدا یاد آئے

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

یاد آئے نہ پانی نہ ہوا یاد آئے
اپنوں نہ پرایوں کی جفا یاد آئے
جب ہاتھ اٹھیں میرے دعاؤں کے لیے
اس وقت خدا صرف خدا یاد آئے

•

ہر صبح و مسا آئے اللہ کی یاد
جب جھومے گھٹا آئے اللہ کی یاد
یاد اس کو کروں اپنی بیماری میں
پاتے ہی شفا آئے اللہ کی یاد

•

پتے نہ ہلیں اس کے اشارے کے بغیر
کلیاں نہ کھلیں اس کے اشارے کے بغیر
ہر کام میں شامل ہے اسی کی مرضی
دو دِل نہ ملیں اس کے اشارے کے بغیر

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

قرآن ملا ہم کو نبی ﷺ کے صدقے
ایمان ملا ہم کو نبی ﷺ کے صدقے
اللہ کی وحدت کی پہچان ملی
رحمان ملا ہم کو نبی ﷺ کے صدقے

•

ہر وقت ہمیں آئے سرکار ﷺ کی یاد
بن بن کے گھٹا چھائے سرکار ﷺ کی یاد
آباد اسی سے ہے ویرانہ مرا
اس دل سے کہاں جائے سرکار ﷺ کی یاد

•

طوفان میں رحمت کے سفینے کا خواب
اُس نورِ ہدایت کے خزینے کا خواب
ایمان کو مضبوط بنانے کے لیے
بچپن سے ہی دیکھیں گے مدینے کا خواب

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

یہ شان یہ شوکت یہ سیادت قربان
سرکار کی عظمت پہ عقیدت قربان
کیا ان سے بڑا ہے کوئی اللہ کے بعد
قرآن فدا ان پہ شریعت قربان

•

مجبور کو پہلو میں بٹھانے والے
مظلوم کو سینے سے لگانے والے
آئے وہ اندھیرے میں اجالا بن کر
جینے کی نئی راہ دکھانے والے

•

بس ایک وہی شاہ و گدا کے محبوب
ہونٹوں کی صدا دل کی دعا کے محبوب
محبوب انھیں کیوں نہ زمانہ سمجھے
آقا تو ہمارے ہیں خدا کے محبوب

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

اللہ مجھے نیک جوانی دے دے
جذبات کو دریا کی روانی دے دے
کھانے کے لیے تازہ روٹی مولا
پینے کے لیے ٹھنڈا پانی دے دے

•

تو اپنا پرستار بنانا مولا
نیکی کا طلب گار بنانا مولا
جو بات ہو اچھی اسے سمجھوں جلدی
مجھ کو بھی سمجھ دار بنانا مولا

•

کمزور ہوں فولاد بنا دے اللہ
انصاف کی بنیاد بنا دے اللہ
ٹوٹے نہ کتابوں سے تعلّق میرا
شاگرد کو استاد بنا دے اللہ

KUTUB KHANA. JALALI BOOKS JALALI

ایسی بھی نہ ہو مجھ میں ڈھٹائی اللہ
ہو جس سے مری روز پٹائی اللہ
ابّو کو مرے اتنا تو نیک بنا
جب مانگوں مجھے دیں وہ مٹھائی اللہ

•

میں گھر میں اٹھاؤں جو قیامت اللہ
کوئی نہ کرے اس کی شکایت اللہ
امّی نہ کبھی ڈانٹ پلائیں مجھ کو
دے دیں وہ شرارت کی اجازت اللہ

•

ہر دل پہ مری دھاک بٹھادے اللہ
دنیا کو کرشمہ یہ دکھادے اللہ
لوگوں کی نگاہوں میں جواں کردے مجھے
بچّہ ہوں تو کیا مونچھ اگادے اللہ

KUTUB KHANA
JALALI BOOKS
JALALI

یہ اپنے گھر کی چھت پہ جا دی ہو گی
اچھو کا دادا ہو گا دادی ہو گی
بیٹھی کیا کیا سوچ رہی ہے منّی
میلی گڑیا کی کب شادی ہو گی

•

باجی دیکھو یہ ہے کتنا بھولا
کالا ہے تو کل دو اچھو کو گولا
بھوکا ہے میں لا کل تھولا دے دوں
لڈو کھائے گا لکلی کا گھولا

•

کالا گھوڑا ان کا کانا گھولا
چٹّی کا گاتا ہے گانا گھولا
اپنی نانی سے جا کر کہتی ہیں
بن جائیں گے میلے نانا گھولا

میلے اچھے ابو آئیں گے جلول
کھانے کو کچھ لائیں گے جلول
ہاتھی والا جھولا کچھ آیا ہے یہاں
مجھ کو لے کر ابو جائیں گے جلول

•

آئی ہیں وہ میلے گھوم آئی ہیں
ملی تالا امی لے کر آئی ہیں
میلا کیلا، تافی کی اک تھیلی
میٹھے میٹھے لے کر پھل آئی ہیں

•

لڈو ہو جاتے ہیں ان کے لڈو
دادا ابا ان کی خاطر دڈو
کتنے بھولے ہیں یہ چنو منو
کٹہل کو دونوں کہتے ہیں کدو

ہیں یاد مجھے صرف ملائی کے مزے
پوچھے نہ کوئی مجھ سے پڑھائی کے مزے
میں کیسے جواب اس کا دے سکتا ہوں
کیا کوئی بتاتا ہے پٹائی کے مزے

•

کرتا ہوں شرارت تو مزا آتا ہے
اٹھتی ہے قیامت تو مزا آتا ہے
کہتے ہیں مگر چاچو، جس وقت مری
بنتی ہے حجامت تو مزا آتا ہے

•

میں کیسے کروں اپنی پڑھائی امّی
ملتی ہی نہیں مجھ کو مٹھائی امّی
امّی ہو تو کیوں بات نہیں سنتی ہو
دے دو نہ مجھے ساری ملائی امّی

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

لوگوں نے ہنسی میری اڑائی امّی
اس میں تھی بھلا کون برائی امّی
بلّی کو لپ اسٹک جو لگائی میں نے
تم نے بھی مجھے ڈانٹ پلائی امّی

•

دانائی کی دولت کیسے پائی
ان میں اتنی عقل کہاں سے آئی
بھولو بھیّا کو تم جا کر دیکھو
بکرے کو وہ باندھ رہے ہیں ٹائی

•

اب باغ میں بکرے کو ٹہلانے چلے
امرود جو کچّے ہیں انھیں کھانے چلے
گلّو کا ابھی کام کہاں ختم ہوا
خرگوش کو وہ دودھ سے نہلانے چلے

KUTUB KHANA
JALALI BOOKS
JALALI

گڈّو کی یہ خواہش ہے بڑھے ان کا بھاو
سب ان کی کریں دعوت کھائیں وہ پلاو
چھ سال کی ہے عمر جواں بنتے ہیں
کاجل سے بنی مونچھ پہ دیتے ہیں تاو

•

روزانہ دو دو لڈّو کھاتا ہے
موٹے بکروں کو وہ دوڑاتا ہے
یاروں سے کل ہانک رہے تھے گلّو
میرا مرغا قوّالی گاتا ہے

•

روتے ہوئے جاتے ہیں جھنّو اسکول
کرتے ہیں شرارت تو نہیں کرتے قبول
سمجھاؤ انھیں لاکھ وہ سنتے ہی نہیں
وہ لال لپ اسٹک سے بناتے ہیں پھول

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

اپنے بکرے کا سہرا لکھواؤں
یاروں کی محفل میں اس کو گاؤں
بکری جو میں میں کرتی رہتی ہے
اس کو دلہن کا جوڑا پہناؤں

•

سب مل کے لگائیں گے اسے ابٹن آج
پہنائیں گے پیروں میں ہم جھانجھن آج
باجی کے دوپٹے کو اڑھائیں گے اسے
بکری کو بنائیں گے ہم دلہن آج

KUTUB KHANA.
JALALI BOOKS
JALALI

•

جب گھر میں سرکار ہماری ہوگی
تب گھر میں بلّی سرکاری ہوگی
جتنے بکرے ہیں چشمہ پہنیں گے
کتّے کی مرغے سے یاری ہوگی

گملے میں اگاتے ہیں ملائی کا پیڑ
آنگن میں لگاتے ہیں مٹھائی کا پیڑ
امّی کو بتایا ہے پپّو نے آج
پھل جائے گا جاڑے میں رضائی کا پیڑ

•

روکو جو انھیں لگتے ہیں فوراً رونے
برسات سے اشکوں کی منہ کو دھونے
پھر آج پکڑلی ہے ضد ببلو نے
میں کھیت میں جاؤں گا مٹھائی بونے

•

چنّو نے ہمیں دی ہے یہ اپنی رائے
اب دودھ تو ہے گھر کا گھر کی ہے گائے
منّی سے کہیں گے تو بنادے گی ضرور
ہم روز پلائیں گے توتے کو چائے

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

بلّی نے مری دیکھا چوہے کا خواب
اس خواب کا دنیا میں نہیں کوئی جواب
سوئی ہے مگر منہ سے ٹپکتی ہے رال
کھائے گی بڑے شوق سے اس کا وہ کباب

•

ہر اک نے عقل آزمائی اس پر
دیتے بھی رہے سبھی صفائی اس پر
بلّی کے گلے میں کون گھنٹی باندھے
چوہوں میں بہت ہوئی لڑائی اس پر

•

دیکھا تو مرے دل میں عجب کھٹکا ہوا
گھنگی تھی بندھی اس کی، تھا سنکا ہوا
بلّے کے گلے میں کیسے ممکن یہ ہوا
گھنٹی کی جگہ چوہا تھا لٹکا ہوا

KUTUB KHANA. JALALI BOOKS JALALI

بھرتا ہی رہے گا وہ سدا ٹھنڈی آہ
ہو جائے گا بے چارے کا حال تباہ
غصّے میں اسے بیوی کھا جائے گی
چوہے کا نہیں ہوگا بلّی سے بیاہ

•

اِس تھالی میں تھیں اُس تھالی میں ڈھلیں
اپنی چالاکی سے کیا پھولیں پھلیں
بلّی موسی تو ہیں بلّی موسی
نو سو چوہے کھاکر وہ حج کو چلیں

•

گم صم بیٹھی ہیں کیوں چوہیا رانی
روٹھی ہیں چھوٹا ہے دانہ پانی
چوہے راجا جاکر جلدی لائیں
تازہ گھی کی تھوڑی سی بریانی

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

کیا کیا میری کانی بلّی کھائے
جو مل جائے رانی بلّی کھائے
دعوت کا جب نام سنے تو دوڑے
چوہے کی بریانی بلّی کھائے

•

کتنی دبلی پتلی چھوٹی چوہیا
کون اس کو کہتا ہے موٹی چوہیا
چوہے کا بھی کھانا کھا جاتی ہے
نیّت کی کیسی ہے کھوٹی چوہیا

•

عدنان لگے کہنے اب کیا ہے بچا
بچّوں میں قیامت کا طوفان مچا
دادا نے شکایت جو سنی ہنسنے لگے
سلمان نے مرغے کو کہا آج چچا

مرغے کی بولی گڈو بولیں گے
بلّی کے کانوں میں رس گھولیں گے
توتے کو بخشیں گے وہ آزادی
پنجرے کے دروازے کو کھولیں گے

•

ہر وقت محبت کی جو دیتے ہیں اذان
مقبول ہے دعوت میں کیوں ان کی ران
سب کو ہی شکایت ہے مہنگائی کی
مرغوں کی مگر کتنی سستی ہے جان

•

کیا اس کا طریقہ ہے کیا ہے انداز
منّے کی سمجھ میں یہ نہیں آتا راز
مرغا تو بہت شوق سے دیتا ہے اذان
مسجد میں نہیں جاتا کیوں پڑھنے نماز

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

اسکول میں ہوتی ہے دھنائی امّی
اچّھی تو نہیں مار کٹائی امّی
ڈنڈے کو چھڑی کہتے ہیں میرے استاد
میں کیوں نہ کہوں ان کو قصائی امّی

•

استاد کے ٹیبل پر رہتی ہے پڑی
ہوجاتی کسی کونے میں جا کے کھڑی
پڑھنے میں سبق سب کو ڈراتی ہے بہت
اک آنکھ نہیں بھاتی ہم کو یہ چھڑی

•

قلیوں کی طرح میں تو نہیں ہوں عادی
ہے پیٹھ کہاں اتنی مری فولادی
مشکل سے اٹھاتا ہوں میں اتنا بوجھ
بستہ ہے یہ امّی کہ گدھے کی لادی

KUTUB KHANA. JALALI BOOKS JALALI

بادل کا جھنڈا کیسا ہوتا ہے
پٹنے کا ڈنڈا کیسا ہوتا ہے
چاچو ہم سے پوچھ رہے تھے امّی
بکری کا انڈا کیسا ہوتا ہے

•

بھالو کیوں ہوتا ہے کالا امّی
کیا بلّی ہے شیر کی خالا امّی
کیسا ہوتا ہے مجھ کو دکھلاؤ
منہ میں لگنے والا تالا امّی

•

گڑیا کو بے ڈھنگی کیوں کہتے ہیں
بھنگی کو ہم بھنگی کیوں کہتے ہیں
نارنگی میں رنگ نہیں ہوتا کیا
پھر اس کو نارنگی کیوں کہتے ہیں

KUTUB KHANA
JALALI BOOKS
JALALI

ڈھینچوں ڈھینچوں گدھے نے گایا گانا
گانا تھا اس کے دل کا افسانا
دھوبی جی جب ڈنڈا لے کر دوڑے
بھاگا بے چارا ہو کر کھسیانا

•

اب تک تھا روپوش نکل آئے گا
ہو کر وہ مدہوش نکل آئے گا
سارے بچّے خوش ہو کر کہتے ہیں
ٹوپی سے خرگوش نکل آئے گا

•

بلّی نے چرا کر جو ملائی کھائی
کتّے سے ہوئی اس کی ہاتھا پائی
بندر نے لگائے انھیں دو دو ڈنڈے
دونوں کے لیے کیسی قیامت آئی

KUTUB KHANA
JALALI BOOKS
JALALI

ہاتھی کس منجن سے منہ دھوتا ہے
منہ دھونے میں وہ کیسے روتا ہے
کیا کہتی ہیں اس سے اس کی امّی
وہ بھی تو اپنی ماں کا توتا ہے

•

خرگوش ہے کھائے گا ہڈّی کیسے
منّے کی وہ پہنے گا چڈّی کیسے
کتّے سے ڈرا ہوا ہے پھر ایسے میں
کھیلے گا مرے ساتھ کبڈّی کیسے

•

پپّو کو نہیں لگتا امّی سے ڈر
کرسی کو الٹ کر وہ بناتے ہیں گھر
کہتے ہیں مجھے شیر کہیں سارے لوگ
چوہے کو مگر دیکھیں تو کانپیں تھر تھر

پہنیں گے نہیں جوتا، احمد ہیں اڑے
ضد یائے ہوئے حضرت کب سے ہیں کھڑے
تھک ہار گئیں امّی سمجھا کے انھیں
اچّھا ہے اگر ابّو کی ڈانٹ پڑے

•

میٹھا پیلا پھل جب آجاتا ہے
مُنّو کے دل کو وہ بھاجاتا ہے
لیکن ہے وہ بالکل بکرے جیسا
کیلے کا چھلکا بھی کھا جاتا ہے

•

سب کہتے ہیں ٹنّو کو پھرتیلا
اس کا چہرا ہے کتنا چمکیلا
لیکن کب چھوڑے گا وہ یہ عادت
روزانہ کرتا ہے بستر گیلا

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

غوں غاں غوں غاں غوں غاں اُن کا گانا
ننّھے راجا کا ہے یہ افسانا
خوابوں میں آئی ہیں ننّھی پریاں
دیکھو سونے میں ان کا مُسکانا

•

گورا ہے تو چھوٹی سی گوری کے لیے
بچّہ ہے مچلتا ہے لوری کے لیے
نیندوں کی پری کھائے گی جس میں کھانا
سونے کی اسی گول کٹوری کے لیے

•

چندا ماما میرے گھر آؤ نا
میٹھے میٹھے رس گلّے کھاؤ نا
میرا گھر بھی جگ مگ جگ مگ ہوگا
اپنی دلہنیا کو بھی لاؤ نا

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

کالا ہے اسی کالے کالو کا ناچ
بازار میں ہوتا ہے بھالو کا ناچ
آواز لگی آنے اب ڈمرو کی
چل دیکھ لیں بندر کے خالو کا ناچ

•

آنکھیں کیسے چڑھا رہے ہیں متو
توتے کو سبق پڑھا رہے ہیں متو
استاد انھیں کہیں گے اب سارے لوگ
اپنی شہرت بڑھا رہے ہیں متو

•

ہفتے میں جس دن آئے گا سنڈے
اپنی مرغی دے گی دو دو انڈے
روٹی سے کھائیں گے ہم خاگینہ
ہو جائیں گے کچھ دن میں مُسٹنڈے

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

یہ ڈھول کنستر کا بجائیں گے ہم
امّی کو محبت میں ستائیں گے ہم
صوفے پہ بھی اچھلیں گے کودیں گے بہت
روٹھیں گی اگر وہ تو منائیں گے ہم

•

کمرے میں کبڈّی کا ہوتا ہے کھیل
بستر پہ ہی چلتی ہے گڈّو کی ریل
کمزور ہے منّی کی گڑیا کتنی
بیٹھی ہیں پلانے وہ اسے کڑوا تیل

•

کیا سوچ کے نادان لیے جاتا ہے
پنجے ہی میں شیطان لیے جاتا ہے
عرفان تجھے کیسے سنائی دے گا
کوّا جو ترے کان لیے جاتا ہے

KUTUB KHANA. JALALI BOOKS JALALI

اجلے اجلے اچھے چنّو کے دانت
چم چم چم کرتے ہیں منّو کے دانت
اچھے سے وہ صاف نہیں کرتا ہے
چوہا لے جائے گا ٹنّو کے دانت

•

ناتا واتا توڑ لیا ہے سب سے
رشتہ اپنا جوڑ لیا ہے رب سے
گھبرائی پھرتی ہیں مچھلی رانی
بگلے راجا بھگت بنے ہیں جب سے

•

سردی کے ستم کتنے سہتی ہے ناک
عابد کی عجب پھولی رہتی ہے ناک
ہر وقت کیا کرتے ہیں آچھیں آچھیں
نالی کی طرح ان کی بہتی ہے ناک

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

اس کا دولھا تو متوالا ہوگا
بھینسے جیسا موٹا کالا ہوگا
منّی کو جتنا رونا ہے رولے
وہ ایسا ہی عمدہ اعلا ہوگا

•

وہ بالکل بیگن کی تھالی ہوگی
سڑیَل مریل سوکھی ڈالی ہوگی
میرے اچّھے پیارے گڈّو بھیّا
تیری دلہن بوڑھی کالی ہوگی

•

دل ہی دل میں وہ کتنا پچھتائے
بندر جی سسرال سے واپس آئے
بندریا جو ساتھ نہیں آئی ہے
بیٹھے ہیں وہ اپنا منہ لٹکائے

KUTUB KHANA
JALALI BOOKS
JALALI

ہوگی دل کی کھری سے ہوگی امّی
اچھائی سے بھری سے ہوگی امّی
مجھ کو بھی اب دولھا بن جانا ہے
میری شادی پری سے ہوگی امّی

•

مالن ہے تو سہرا وہ نہیں لائے گی؟
شادی کے نئے گیت نہیں گائے گی؟
چھے سال کی اب عمر ہوئی ہے میری
گھر میرے مری دلہن کب آئے گی

•

شہ بالا کہلائیں ننھے دولھا
خوش ہوکر مٹکائیں اپنا کولھا
ان کی دلہن کھیر پکائے جس دم
دولھے راجا بیٹھے پھونکیں چولھا

KUTUB KHANA. JALALI BOOKS JALALI

گڑیا کی شادی ہے دولھا آیا
دولھا سب سکھیوں کے من کو بھایا
ڈھولک پر جب تھاپ پڑی گڈّی نے
"آیا رے ہریالا بنا" گایا

●

گڑیا کے لیے چار غرارے لاؤ
گھر کو بھی سجائیں گے ستارے لاؤ
گڈّو نے کہا آج ہے گڈّے کا نکاح
بازار سے تم جا کے چھوارے لاؤ

●

تو ڈنڈا ہے تو گلّی سے ہوگی
کلکتے سے یا دلّی سے ہوگی
امّی امّی چاچو کیوں کہتے تھے
تیری شادی تو بلّی سے ہوگی

KUTUB KHANA
JALALI BOOKS
JALALI

بھیّا نے کیوں کھینچی میری چوٹی
اس نے مجھ کو آج کہا ہے موٹی
امّی تم اس کو ڈنڈے سے مارو
مت دینا کھانے کو انڈا روٹی

•

کلّو نے مجھے خوب ستایا امّی
اسکول کے رستے میں رلایا امّی
کہتا تھا کہ میں بھوت ہوں بھاگو بھاگو
یہ کہہ کے بہت مجھ کو ڈرایا امّی

•

جو ہیں اچھّی باتیں وہ سمجھے نا
میری پنسل تم اس سے لے لینا
بھیّا مجھ کو کیوں کہتا ہے بھتنی
امّی اب اس کو پیسے مت دینا

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

میں ہنستی تھی تو اس نے پھٹکارا
بھیّا نے مجھ کو مُکّے سے مارا
امّی اس نے دھمکایا ہے مجھ کو
گھر چل چھینوں گا تیرا غبّارا

•

چڑنا چھوڑے ننّھی منّی گڑیا
چڑتی ہے تو میں کہتا ہوں پھڑیا
وہ کہتی ہے مجھ کو کالو بھالو
گڑیا ہے وہ یا آفت کی پڑیا

•

مرغی نے مرغے کو دوڑایا ہے
بکرا بھی بکری سے گھبرایا ہے
بلّی کا جب اس نے دیکھا فیشن
بلاّ دل ہی دل میں شرمایا ہے

بچّوں میں ہے جھنو کی الگ ہی پہچان
مشکل ہو کوئی کردیں فوراً آسان
ہے ایسی ذہانت کا کہاں کوئی جواب
وہ آم کے پتّے کا کھاتے ہیں پان

•

اسلم کو دکھائی ہے کہانی کی کتاب
بستے سے اڑائی ہے کہانی کی کتاب
امّی سے شکایت میں کروں گا اس کی
انور نے چھپائی ہے کہانی کی کتاب

•

اپنے ہی ڈھب کے ہیں بھائی گھورن
کہتے ہیں سب سے دو ہم کو چورن
پیٹ ان کا لگتا ہے پھولا پھولا
دینا ہی ہوگا چورن مجبوراً

نقشہ ہے عجب کھیل کی تیّاری کا
کیا حال کہوں امّی بے چاری کا
کمرے میں جو انور نے لگایا چھکّا
دو ٹکڑے ہوا شیشہ الماری کا

•

ایسی نیکی کر کے کمائیں گے ثواب
مل جائے گا اچھّے بچّے کا خطاب
دیکھو اس کو وہ ہے بوڑھے کی طرح
ہم اجلے بکرے کو لگائیں گے خضاب

•

چاٹو سے کرو بات تو چٹتا ہے دماغ
بڑھتا ہے کہاں اور بھی گھٹتا ہے دماغ
کہتے ہیں یہ بچّوں سے دماغی بھیّا
خوشبو سے چھچھوندر کی پھٹتا ہے دماغ

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

دم ناک میں سب کی وہ کیے رہتے ہیں
ایسا تو نہیں بھنگ پیے رہتے ہیں
اشفاق کی یہ عادت کب چھوٹے گی
کیوں ناک میں انگلی وہ دیے رہتے ہیں

•

امّی وہ جو ہے نا چھوٹو بھائی
کیوں کہتا ہے مجھ کو موٹو بھائی
مجھ کو وہ دل کا کھوٹا لگتا ہے
کہنا ہے اب اس کو کھوٹو بھائی

•

دنیا کی برائی میں بھلائی مت ڈھونڈ
دانا ہے تو نمکین مٹھائی مت ڈھونڈ
جو دودھ گوالے نے دیا ہے تجھ کو
اے یار مرے اس میں ملائی مت ڈھونڈ

جیسا گولو ہے ویسا ہے امّی
یا وہ بھی میرے جیسا ہے امّی
تاروں کے اسکول میں وہ جاتا ہے
سورج کا بیٹا کیسا ہے امّی

●

میرا جھنڈا چاند پہ لہرائے گا
میں چمکوں گا سورج شرمائے گا
جاؤں گا میں تاروں کی بستی میں
امّی مجھ کو اُڑنا کب آئے گا

●

منّی جو پہنتی ہے چھوٹا سا فراک
قدرت نے بنایا ہے اس کو بے باک
کل اس نے یہ استاد سے اپنے پوچھا
چھَل آپ کی کیوں اتنی لمبی ہے ناک

KUTUB KHANA. JALALI BOOKS JALALI

گوریوں کا اس میں کاشانہ ہے
تیتر ہیں ان کا پانی دانہ ہے
مرغی، مرغا، توتا، مینا سب ہیں
تیرا گھر ہے یا چڑیا خانہ ہے

•

دادی نے سمجھایا ہوّا کاٹے
دونوں کانوں کو بھی نوّا کاٹے
سچّے بچّے ہی ہوتے ہیں اچّھے
جو ہیں جھوٹے ان کو کوّا کاٹے

•

موٹے ہیں کہاں سوکھے سڑے ابّو ہیں
ابّو سے مرے اچّھے بڑے ابّو ہیں
تھوڑی سی شرارت پہ پڑے ان کی ڈانٹ
اچّھے ہیں مگر تھوڑے کڑے ابّو ہیں

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

اللہ سے تم کہہ کے اگا دو سورج
ہے رات تو کیا مجھ کو دکھا دو سورج
وہ دور اگر بھاگ گیا ہے امّی
پھر چھوڑو اسے مجھ کو بنا دو سورج

•

راگ اپنا ہی راگ رہا ہے بچپن
اچّھا ہے جو جاگ رہا ہے بچپن
لیکن تیری اس بدلی دنیا میں
تیزی سے کیوں بھاگ رہا ہے بچپن

•

جھوٹی تو نہیں ہوگی صداقت کی بہن
کرتی ہے کہاں ظلم عدالت کی بہن
سمجھائیں گے بچے یہ بڑوں کو اپنے
معصوم شرارت ہے شرافت کی بہن

رحمت کا ہے بادل ماں کا آنچل
ٹھنڈا، کومل، نرمل ماں کا آنچل
دنیا میں جتنے آنچل ہوتے ہیں
ان میں سب سے افضل ماں کا آنچل

•

آہیں بھی بھرتی ہے بچّوں کے لیے
وہ سب کچھ کرتی ہے بچّوں کے لیے
اس کے دل کو کیا سمجھے گا کوئی
ماں جیتی مرتی ہے بچّوں کے لیے

•

اس لاڈ کو اس پیار کو رکھیں گے یاد
اخلاص کی بوچھار کو رکھیں گے یاد
بھولیں گے نہیں اس کو مرتے دم تک
ماں باپ کے ایثار کو رکھیں گے یاد

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

ایسا دھوکا ہرگز کھائیں گے نہیں
شیطانی چالوں میں آئیں گے نہیں
امّی کے قدموں میں جنّت ہے مری
ان کے دل کو کبھی دُکھائیں گے نہیں

•

اس پر ہو ایمان ضروری سمجھیں
کہتا ہے قرآن ضروری سمجھیں
جو اپنوں کا حق ہے ہم ان کو دیں
رشتوں کی پہچان ضروری سمجھیں

KUTUB KHANA. JALALI BOOKS JALALI

•

تکریم کے لائق ہیں تکریم کروں
جو بھی ہیں بڑے ان کی تعظیم کروں
ہوتی ہے بڑی بات بزرگوں کی بات
جو بھی وہ کہیں اس کو تسلیم کروں

بسکٹ ٹافی دینے کے عادی ہیں
پابندی میں میری آزادی ہیں
ان کے جیسا اور کہاں ہے کوئی
دادا دادی تو دادا دادی ہیں

•

شفقت ہیں محبت ہیں دادا دادی
انعام ہیں دولت ہیں دادا دادی
بچّوں کے لیے رحمت ان کا سایہ
اللہ کی نعمت ہیں دادا دادی

•

پریوں کی کتھا روز سنائیں دادی
بھالو کو فضاؤں میں اڑائیں دادی
روتا جو مجھے دیکھیں تو آنسو پونچھیں
چمکار کے آنچل میں چھپائیں دادی

KUTUB KHANA
JALALI BOOKS
JALALI

میں کیا ہوں یہ دنیا کو دکھلاؤں گا
پڑھ لکھ کے بڑا افسر بن جاؤں گا
پیسے جو کماؤں گا تو سب سے پہلے
دادی کو نئے دانت میں لگواؤں گا

•

دادی آنچل سے منہ پونچھیں میرا
وہ کہتی ہیں مجھ کو اپنا شیرا
دادی اتنی پیاری کیوں ہوتی ہے
اس بارے میں کیا کہنا ہے تیرا

•

کیسے کیسے گانے گاتے ہیں فقیر
میرے گھر روزانہ آتے ہیں فقیر
دادی ان کو بھی کھانا دیتی ہیں
خوش ہو ہو کر کھانا کھاتے ہیں فقیر

پریوں کی رانی ہے میری پوتی
سونا ہے چاندی ہے میری پوتی
کرتی رہتی ہے اپنی من مانی
نانا کی نانی ہے میری پوتی

•

دادا کو سنتی ہے کہانی زیبا
چھوٹی ہے مگر بنتی ہے نانی زیبا
خوش ہو کے کلیجے سے لپٹ جاتی ہے
دادا جو اسے کہتے ہیں رانی زیبا

•

ہر چیز سے پیاری ہے ان کی پوتی
دادا کی دلاری ہے ان کی پوتی
کہتے ہیں وہ لوگوں سے خوش ہو ہو کر
پھولوں کی کیاری ہے ان کی پوتی

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

آتا ہے بہت یاد مجھے اپنا گانو
میں روز دباتا تھا دادا کے پانو
چلتا تھا پکڑ کر میں ان کی انگلی
رہتی تھی مرے سر پہ دعاؤں کی چھانو

•

معصوم ہے نادان ہے میرا پوتا
آندھی ہے طوفان ہے میرا پوتا
کرتا ہے وہ تھوڑی سی شیطانی بھی
گھر بھر کی مگر جان ہے میرا پوتا

•

پھوپھی کے یہاں ابّو کل جائیں گے
ساتھ اپنے انھیں لے کر گھر آئیں گے
ہم کو تو کھلاتی ہیں کھانا دادی
اب ہاتھ سے پھوپھی کے ہم کھائیں گے

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

لمبے بالوں والے بھالو راجا
بھالو راجا تو ہیں چالو راجا
جنگل کے بندر سے یاری ان کی
وہ کہتا ہے ان کو کالو راجا

•

ہو جانے دو بھور وہ ناچے گا ضرور
کیوں کرتے ہو شور وہ ناچے گا ضرور
کالے کالے بادل جب چھائیں گے
جنگل کا ہے مور وہ ناچے گا ضرور

•

پکڑوں گا اس کو پکڑا جائے گا
میرے ہاتھوں ڈنڈا کھا جائے گا
باندھوں گا اس کے پیروں میں رسّی
دیکھوں گا جب ہوّا آجائے گا

KUTUB KHANA. JALALI BOOKS JALALI

مٹی کی پٹری پہ چلائیں گے ریل
جو چاہے گا اس کو دکھائیں گے ریل
بھیا نے ہم کو یہ سکھایا ہے ہنر
ماچس کی ڈبیا سے بنائیں گے ریل

•

کر سکتا ہے سب کے دل پر جادو
کویل تو لگتی ہے اس کی بوبو
چھوڑے گا وہ کائیں کائیں کرنا
کالا کوّا بھی بولے گا کوکو

•

نانی کے ہاتھوں سے لو گڑ دھانی
پینے کو ہم دیں گے ٹھنڈا پانی
کیسے کویل بول رہی ہے کوکو
اس سے جا کر لے لو میٹھی بانی

KUTUB KHANA
JALALI BOOKS
JALALI

لے کر منہ میں پھول ہمارا بکرا
جائے گا اسکول ہمارا بکرا
محنت سے وہ بن جائے گا افسر
پھانکے گا کیوں دھول ہمارا بکرا

•

بد ذوق نہیں ہوئے ہم ایسے بھی جناب
بھاگیں گے بھلا کیسے پڑھنے سے کتاب
بڑھتے ہی رہیں گے اپنی منزل کی طرف
دیکھیں گے ابھی بہت ترقّی کے خواب

•

بادل ہو اگر غم کا تو ٹل جاتا ہے
دل اچھی کتابوں سے بہل جاتا ہے
ہوتا ہے نہاں ان میں ایسا جادو
جو سارے زمانے پر چل جاتا ہے

KUTUB KHANA. JALALI BOOKS JALALI

پڑھتے ہو جو پتلی سی تم چھوٹی کتاب
پڑھنے کو سکھائے گی یہی موٹی کتاب
افسر جو بنو گے تو اسی کے بل پر
عزّت کی کھلائے گی تمھیں روٹی کتاب

•

احمق ہیں کیا جو بیٹھے روئیں گے
موقع ہے تو اس کو کیوں کھوئیں گے
لہرائیں گے ہم تعلیمی جھنڈا
اسکولی بستہ ہنس کر ڈھوئیں گے

•

کیوں ہوں گے مجبور کتابیں لکھیں
ہو کر ہم مسرور کتابیں لکھیں
دنیا کے ہر گوشے میں پھیلائیں
دانائی کا نور کتابیں لکھیں

KUTUB KHANA. JALALI BOOKS JALALI

تھامیں گے اگر ہم یہ علَم ہاتھوں میں
آئیں گے عرب اور عجم ہاتھوں میں
دنیا میں یہی سب سے بڑی طاقت ہے
ہر حال میں رکھیں گے قلم ہاتھوں میں

•

پڑھنے میں کمزور نہیں ہونا ہے
زندہ ہی درگور نہیں ہونا ہے
ٹیچر سے پوچھیں گے ساری باتیں
ہم کو تو منہ چور نہیں ہونا ہے

•

کھوٹے ہی نکلتے ہیں یہاں اکثر دوست
دل موم نہیں جن کے وہ پتھر دوست
ہم کیوں نہ کتابوں سے جوڑیں یاری
دنیا میں کتابوں سے نہیں بہتر دوست

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

اَخلاق ملے اعلا کردار ملے
جینے کا ہنر دل کش گفتار ملے
کیا کیا نہ ملے اس کی بدولت ہم کو
تعلیم سے عظمت کی دستار ملے

•

اب بات سمجھ میں مری آئی امّی
محنت کی ہی کھاؤں گا کمائی امّی
میں تم کو دکھاؤں گا کلکٹر بن کر
کرنی ہے مجھے خوب پڑھائی امّی

•

شاداب تروتازہ چمن کی تصویر
تصویر مری ہوگی وطن کی تصویر
اک روز یقیناً میں بن جاؤں گا
محنت کی، مشقت کی، لگن کی تصویر

KUTUB KHANA
JALALI BOOKS
JALALI

سچا بچہ ہی اعلا ہوتا ہے
رب کی نظروں میں بالا ہوتا ہے
میری امّی مجھ کو سمجھاتی ہیں
جھوٹے کا تو منہ کالا ہوتا ہے

•

اچھائی کے ہی پیکر ہوتے ہیں
ہیرے ہوتے ہیں گوہر ہوتے ہیں
لیکن جب چاہیں وہ اچھلیں کودیں
بچّے تو تھوڑے بندر ہوتے ہیں

•

ہم ڈھول کو شہنائی کہہ سکتے ہیں؟
خرگوش کو بھی بھائی کہہ سکتے ہیں؟
جو شوق سے کھاتے ہیں حلوہ پوری
کیا ان کو بھی حلوائی کہہ سکتے ہیں؟

KUTUB KHANA. JALALI BOOKS JALALI

انمول نگینہ ہے میاں اچھّی سوچ
دریا میں سفینہ ہے میاں اچھی سوچ
کھلتے ہیں ترقّی کے رستے اس سے
افلاک کا زینہ ہے میاں اچھّی سوچ

•

ذرّے ہیں کبھی کاہکشاں بھی ہوں گے
بچّے ہیں تو اک روز جواں بھی ہوں گے
جب وقت ہمارا بھی آجائے گا
سورج کی طرح ہوں گے جہاں بھی ہوں گے

•

پتھر دل ہیں تو پتھریلی باتیں
بدّھو کرتے ہیں زہریلی باتیں
کیسے کرسکتے ہیں اچھّے بچّے
دل میں چبھتی ہیں نوکیلی باتیں

KUTUB KHANA
JALALI BOOKS
JALALI

ہم کو پڑھنا ہے تو اسکول چلیں
آگے بڑھنا ہے تو اسکول چلیں
چاندی اور سونے کے زیور جیسا
خود کو گڑھنا ہے تو اسکول چلیں

•

آفت ہے اِس آفت سے اللہ بچائے
دنیا کی خجالت سے اللہ بچائے
تعلیم کی دولت سے نوازے وہ ہمیں
ہم سب کو جَہالت سے اللہ بچائے

•

بچّوں کی طبیعت ہے ریشم کی طرح
ریشم کی طرح صبح کی شبنم کی طرح
ماں باپ کی آنکھوں کی یہی ٹھنڈک ہیں
ہے ان کی ہنسی زخم کے مرہم کی طرح

KUTUB KHANA. JALALI BOOKS JALALI

چھوٹے بچے بھی ہیں پھولوں کی طرح
بانہوں میں وہ جھولیں جھولوں کی طرح
ریشم کی طرح ان کی باتیں ہیں نرم
ہم کیسے کہیں ان کو ببولوں کی طرح

•

چمکیلے بھڑکیلے بچوں کے لباس
معصوموں کے دل میں کیا خوف وہراس
ان کی شوخی میں بھی محبت کی جھلک
ان کی باتوں میں ہے شربت کی مٹھاس

•

جب کی ہے خطا اس سے مکرتے کیوں ہیں
اقرار کریں اسلم ڈرتے کیوں ہیں
عادت یہ نہیں ٹھیک وہ اس کو چھوڑیں
ناخن کو وہ دانتوں سے کترتے کیوں ہیں

دھیرے سے اترتی ہیں گلہری خانم
کپڑوں کو کترتی ہیں گلہری خانم
چڑھنے ہی نہیں دیں گے چھت پر ان کو
جب تک نہ سدھرتی ہیں گلہری خانم

•

جب جی چاہے اپنا لب مت کھولیں
جو کہنا ہے پہلے اس کو تولیں
دنیا میں ہم پھیلیں خوشبو بن کر
اچھی میٹھی میٹھی باتیں بولیں

•

کیوں لوگ پلاتے ہیں نصیحت کے گھونٹ؟
ہیں میرے لیے صرف فضیحت کے گھونٹ؟
تم یہ نہ کرو، یہ نہ کرو، وہ نہ کرو
پیتا ہے کوئی اتنی مصیبت کے گھونٹ؟

KUTUB KHANA. JALALI BOOKS JALALI

میں نے جو لکھا اپنی خالا کو خط
لکھ بیٹھے وہ اللہ تعالیٰ کو خط
کس ڈاک سے بھیجیں گے راشد اس کو
جاتا ہے کہیں عالمِ بالا کو خط

•

اتنا بھاری بستہ کیسے ڈھوؤں
کیا اس میں ہی ساری طاقت کھوؤں
ٹوٹی جائے ریڑھ کی ہڈّی اس سے
ہنسنے کے دن ہیں لیکن میں روؤں

•

کِلّی چھوٹی بڑا ہوا تو کِلّا
پِلّی کا بھائی ہوتا ہے پِلّا
لیکن ان چھوٹی چھوٹی باتوں کو
کب سمجھے گا میرا باگڑ بلّا

KUTUB KHANA
JALALI BOOKS
JALALI

دھوکا اردو ہندی اس کی دھوکھا
بھرتا گھر میں ہو جاتا ہے چوکھا
ہندی کے ٹیچر نے سکھلایا ہے
احمق اوکھا چھوٹا بچّہ کھوکھا

•

مکھن کو ملائی تو نہیں کہتے ہیں
کمبل کو رضائی تو نہیں کہتے ہیں
کہنے کو کہیں لوگ مگر سچ ہے یہی
بلّی کو بلائی تو نہیں کہتے ہیں

•

بھیّا میرے پٹ جائے گی تالی
ہو جائے گی اس کی قسمت کالی
ناممکن ہے اس کا ایسا کرنا
اچھّا بچّہ بکے گا کیسے گالی

KUTUB KHANA. JALALI BOOKS JALALI

صورت سے ہی غم خوار مجھے لگتا ہے
اَخلاق کی دستار مجھے لگتا ہے
چہرے سے جھلکتی ہے شرافت اس کی
لڑکا جو سمجھ دار مجھے لگتا ہے

•

ہشیار رہیں گے ہم اس آفت سے
کچھ کام نہ رکھیں گے بد خصلت سے
اچھوں کو بنائیں گے اپنا ساتھی
بھاگیں گے سدا دور بری صحبت سے

•

دانتوں میں جما ہوا ہے کیوں اتنا مَیل
کیا سر پہ تمھارے بھی رہتی ہے چڑیل
تم یوں ہی رہے اگر صفائی سے دور
کہنے نہ لگیں لوگ تمھیں ہل کا بیل

KUTUB KHANA
JALALI BOOKS
JALALI

لکڑی سے اگر کوئی کھودے گا کان
پڑ جائے گی ناحق ہی مصیبت میں جان
دانائی کی یہ بات نہیں ہے لیکن
اس بات کو سمجھیں گے کب مرغا خان

•

ہم روز نہائیں تو بدن صاف رہے
جب صاف بدن ہو تو یہ من صاف رہے
بچ جائیں اگر بغض و حسد کینے سے
شاداب رہے دل کا چمن صاف رہے

•

ہر مشکل میں آسانی ڈھونڈیں گے
خشکی میں بھی ہم پانی ڈھونڈیں گے
کھوجیں گے مٹی میں روشن تارے
تاریکی میں تابانی ڈھونڈیں گے

KUTUB KHANA · JALALI BOOKS · JALALI

بیٹھے بیٹھے بکنے سے کیا ہوگا
غیروں کا منہ تکنے سے کیا ہوگا
وہ ہانڈی جو خالی ہے اندر سے
اس ہانڈی کے پکنے سے کیا ہوگا

•

چڑیاں جو اڑیں لے کے شکاری کا جال
دنیا نے تعجب سے دیکھا یہ کمال
جو کام کہ ممکن ہی نہیں تھا وہ ہوا
مل جل کے یہ چڑیوں نے قائم کی مثال

•

دریا کی روانی بھی عجب چیز ہے دوست
جذبے کی جوانی بھی عجب چیز ہے دوست
یہ چل کے پہاڑوں سے سمندر تک جائے
ہمّت کی کہانی بھی عجب چیز ہے دوست

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

ڈرتا ہے کسی سے نہ وہ گھبراتا ہے
مستی میں اچھلتا ہے بل کھاتا ہے
وہ خود ہی بناتا ہے اپنا رستہ
دریا تو پہاڑوں سے ٹکراتا ہے

•

طوفانوں کا موسم جھیلے گا ہی
یہ پاپڑ ہنس کر بیلے گا ہی
دنیا کو سیراب اسے کرنا ہے
دریا تو موجوں سے کھیلے گا ہی

•

غفلت سے جگاتی ہے دریا کی موج
ہمّت کو بڑھاتی ہے دریا کی موج
ہے کام مرا آگے بڑھتے رہنا
پیغام سناتی ہے دریا کی موج

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

سورج کی کرن نے یہ پڑھایا ہے سبق
ہمّت کی اگن نے یہ پڑھایا ہے سبق
ہموار کرو اپنا رستہ خود ہی
اس دل کی لگن نے یہ پڑھایا ہے سبق

•

ہمّت کی تلوار اٹھانے کے لیے
دشمن کی اوقات بتانے کے لیے
بازو میں طاقت ہونی لازم ہے
اپنا بیڑا پار لگانے کے لیے

•

اس سے رشتہ توڑ نہیں سکتے ہیں
اپنی قسمت پھوڑ نہیں سکتے ہیں
وہ تو بالکل میری ماں جیسی ہے
اردو کو ہم چھوڑ نہیں سکتے ہیں

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

دل چسپ کہانی وہ گڑھ سکتے ہیں
اقبالؔ کی نظمیں بھی پڑھ سکتے ہیں
مضبوط ہے خالد کی اردو اتنی
زینے پہ ترقّی کے چڑھ سکتے ہیں

•

عظمت کا نشاں شانِ وطن ہے اردو
ظلمت میں امیدوں کی کرن ہے اردو
مل جل کے وہ آپس میں کیسے نہ رہیں
ہندی کی سگی پیاری بہن ہے اردو

•

آنکھیں بخشیں راہ دکھائی ہم کو
جینے کی تدبیر بتائی ہم کو
شائستہ لہجے کی دولت دے کر
اردو نے تہذیب سکھائی ہم کو

KUTUB KHANA. JALALI BOOKS JALALI

ہے جیم میں اک نقطہ خالی ہے حے
نقطہ ہو اگر سر پہ تو پڑھتے ہیں خے
گلّو نے سبق یاد کیا اردو کا
فرفر وہ سناتے ہیں الف بے پے تے

•

محنت سے سیکھا باجی ڈیزی سے
اردو پڑھ لیتا ہوں میں تیزی سے
جب میں لندن امریکا جاؤں گا
یاری میری ہوگی انگریزی سے

•

کچھ کام نہیں آتے کچّے اَخلاق
انسان کی طاقت ہیں سچّے اَخلاق
سرکارِ دوعالم ﷺ نے فرمایا ہے
اچھے ہیں وہی جن کے ہیں اچھے اَخلاق

ہر حال میں تکریم ضروری ہے میاں
استاد کی تعظیم ضروری ہے میاں
تعلیم یہ دیتے ہیں اچّھے اخلاق
اخلاق کی تعلیم ضروری ہے میاں

•

مخلوقِ خدا کا جو ہمدرد نہیں
انسانوں کے حلقے کا وہ فرد نہیں
جو چاہے کہے اس کو زمانہ لیکن
وہ مرد نہیں مرد نہیں مرد نہیں

•

بے کار اِدھر اُدھر نہ گھومیں گے ہم
محنت کے نشے میں خوب جھومیں گے ہم
دنیا دے گی ہماری ہمّت کی داد
تاروں کی زمیں کو جا کے چومیں گے ہم

KUTUB KHANA. JALALI BOOKS JALALI

موقع کھوتے رہنا بالکل ہی فضول
دن میں سوتے رہنا بالکل ہی فضول
محنت سے بدلے گی تیری تقدیر
ہر دم روتے رہنا بالکل ہی فضول

•

کانٹوں سے بھری راہ پہ چلنے والے
طوفان کی آغوش میں پلنے والے
مایوس کہیں ہوتے ہیں ناکامی سے
خوابوں کو حقیقت میں بدلنے والے

•

لڑنا سیکھو غم کی طغیانی سے
ہاتھ آئے گی کیسے آسانی سے
پتھریلے رستے پر چلنا ہوگا
شہرت تو ملتی ہے قربانی سے

KUTUB KHANA
JALALI BOOKS
JALALI

دشوار مراحل سے گزرنا ہوگا
جینا ہے تو یہ کام بھی کرنا ہوگا
کہتے ہیں جسے وقت کا دریا اس میں
مضبوط ارادوں سے اترنا ہوگا

•

ہو پھول تو کھِل جاؤ ہزارے کی طرح
تم چمکو زمیں پر بھی ستارے کی طرح
قدموں میں تمھارے یہ زمانہ ہوگا
بن جاؤ ترقّی کے دھارے کی طرح

•

ڈھونڈیں گے ہم خود ہی اپنی منزل
ہمّت سے آساں ہوگی ہر مشکل
بپھری موجوں سے جب لوہا لے گی
کشتی میں خود آجائے گا ساحل

KUTUB KHANA
JALALI BOOKS
JALALI

افسوس وہ عبرت کا پیغام ہوئے
عزّت نہ ملی ان کو بدنام ہوئے
پکّے تھے جو دُھن کے وہی بازی جیتے
جو ہار گئے ہمّت ناکام ہوئے

•

کرتی ہے بڑے کام یہ ننّھی سی جان
مٹّی میں بناتی ہے سلیقے سے مکان
دنیا کو پڑھاتی ہے ہمّت کا سبق
چیونٹی پہ مری جان مرا دل قربان

•

ارمانوں کی نگری اجڑ جائے گی
ساری گرمی پل میں جھڑ جائے گی
اپنے بھائی سے ہی لڑنے والے
اک دن تیری ہوا اکھڑ جائے گی

انسان سے انسان جھگڑتا کیوں ہے
بھائی ہے تو وہ بھائی سے لڑتا کیوں ہے
بخشی ہے جو اللہ نے دولت اس کو
دولت کے نشے میں وہ اکڑتا کیوں ہے

•

آپس میں یہ کیسی ہاتھا پائی
مِل جل کر رہنا اچّھا ہے بھائی
اچھی ہے کیا بربادی کی دعوت
تم کو اب تک سمجھ نہ اتنی آئی

•

پالو نہ کبھی دل میں بغاوت کے سانپ
ہوتے ہیں خطرناک شقاوت کے سانپ
اللہ ہمیں ان سے بچائے رکھے
ڈستے ہیں دماغوں کو عداوت کے سانپ

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

بچنا ہے عداوت سے عداوت ہے بری
ہم دور رہیں اس سے جہالت ہے بری
نزدیک بخیلوں کے نہ جائیں ہرگز
اچھی تو سخاوت ہے بخالت ہے بری

•

نفرت کے اندھیروں کو مٹاتے جائیں
ہم جوت محبت کی جگاتے جائیں
باپو کے اہنسا کا سبق یاد کریں
دنیا کو نئی راہ دکھاتے جائیں

•

اچھوں کو ستانا تو نہیں ہے اچھا
یوں ان کو دبانا تو نہیں ہے اچھا
ناراض کوئی ہو تو پروا کیا ہے
حق بات چھپانا تو نہیں ہے اچھا

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

امیدوں کا دیا جلائیں گے ضرور
جو سوئے ہیں انھیں جگائیں گے ضرور
جھوٹوں کی باتوں میں آئیں گے نہیں
موتی سچائی کے لٹائیں گے ضرور

•

ناداں پچھتاتے ہیں نادانی سے
سب تیرے تیری میٹھی بانی سے
کتنی گرمی آگ کے دل میں ہوگی
بجھ جاتی ہے لیکن وہ پانی سے

•

کیوں آئیں کسی خوف کے چکّر میں ہم
مشکل کو رکھیں پانو کی ٹھوکر میں ہم
ہیں مرد تو ہمّت کی تلوار لیے
گھس جائیں مصیبت کے لشکر میں ہم

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

منزل ہے بہت دور تو کیا جالیں گے
جو اپنا نشانہ ہے اسے پالیں گے
سودا ہے ترقّی کا اپنے سر میں
تاروں پہ کمند اپنی ہم ڈالیں گے

•

لعنت ہے ملامت سے سدا دور رہیں
شکوے سے شکایت سے سدا دور رہیں
جینا ہے اگر چین سے اس دنیا میں
نفرت سے عداوت سے سدا دور رہیں

•

رکھنی ہے ہمیں باقی تہذیب کی آن
دنیا کو دکھانی ہے تہذیب کی شان
تہذیب نہیں گھر میں تو کچھ بھی نہیں
ہم بن کے رہیں اپنی تہذیب کی جان

KUTUBKHANA JALALI BOOKS JALALI

منہ اپنا اطاعت سے موڑیں کیسے
رشتہ یہ محبت کا توڑیں کیسے
ہم لوگ مہذب ہیں اسی کے صدقے
تہذیب کے دامن کو چھوڑیں کیسے

•

نفرت کی فضاؤں میں محبت بن جائیں
کمزور جو ہیں ان کی طاقت بن جائیں
آئے ہیں تو دنیا میں کچھ کام کریں
نیکی کی شرافت کی علامت بن جائیں

•

ظاہر میں نہایت ہی دلاویز ہے وقت
باطن میں مگر ظالم چنگیز ہے وقت
مشہور ہے تلوار کی تیزی لیکن
تلوار کی تیزی سے کہیں تیز ہے وقت

KUTUBKHANA JALALI BOOKS JALALI

تقدیر کو مٹھی میں جکڑ لیتے ہیں
حالات سے شانے بھی رگڑ لیتے ہیں
ہوتے ہیں زمانے کے شہنشاہ وہی
جو وقت کو دانتوں سے پکڑ لیتے ہیں

•

مت کہہ کہ بھکاری کا کشکول ہے وقت
آواز نہیں جس میں وہی ڈھول ہے وقت
یہ بات گرہ باندھ کے رکھ لے پیارے
انمول ہے انمول ہے انمول ہے وقت

•

شاداب گھنیرا ہے برگد کا پیڑ
چڑیوں کا بسیرا ہے برگد کا پیڑ
انساں کے لیے رحمت اس کا سایہ
خوشیوں کا سویرا ہے برگد کا پیڑ

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

تدبیر سے حکمت سے نئے مالی کی
تصویر ابھر آئے گی خوش حالی کی
ہر سمت نئے پیڑ لگائے جائیں
دنیا کو ضرورت ہے ہریالی کی

•

کھلیان میں، کھیتوں میں اگائیں گے درخت
برسات میں ہم لوگ لگائیں گے درخت
کاٹے گا انھیں کوئی تو روکیں گے اسے
دنیا کو بہار اپنی دکھائیں گے درخت

•

وہ کام جو بن سکتے ہیں نرمی سے
کیوں ان کو بگاڑیں گے ہم گرمی سے
اچھا تو نہیں بے جا ضد پر اڑنا
پرہیز ہی بہتر ہے ہٹ دھرمی سے

KUTUB KHANA
JALALI BOOKS
JALALI

دولت کو کوئی ایسے لٹاتا ہے کیا
محنت کے بغیر اس کو کماتا ہے کیا
ہم لوگ پٹاخے نہ کبھی چھوڑیں گے
پیسے میں کوئی آگ لگاتا ہے کیا

•

رونق ہیں فضاؤں کی وہ باغوں کی بہار
دل جھوم اٹھے سن کر ان کی چہکار
ہریل ہوں کبوتر ہوں کہ توتا مینا
ہرگز نہ کریں گے ہم چڑیوں کا شکار

•

تپتے ہوئے سورج کی یہ چمکیلی دھوپ
کیوں ہونے لگی اتنی زہریلی دھوپ
آتی ہے تو ٹلنے کا نہیں لیتی نام
حالات کی ہوتی ہے پتھریلی دھوپ

جاڑے میں نکلتی ہے شرمیلی دھوپ
ہم کو تو وہ لگتی ہے برفیلی دھوپ
گرمی کا زمانہ جب آجاتا ہے
چبھتی ہے ان آنکھوں میں نوکیلی دھوپ

•

کانٹوں کی مالا ہے تیری دنیا
روئی کا گالا ہے تیری دنیا
کیا تجھ کو اس میں بھی کوئی شک ہے
مکڑی کا جالا ہے تیری دنیا

•

آنکھوں کے ہیں نور نہیں بھاگیں گے
کاموں سے مزدور نہیں بھاگیں گے
چمکیں گے اک دن وہ تارے بن کر
جو محنت سے دور نہیں بھاگیں گے

KUTUB KHANA. JALALI BOOKS JALALI

ہم ان کو دیں گے پوری مزدوری
کھائیں گے وہ تازہ حلوہ پوری
توڑیں گے ہم ان کے دکھ کا گھیرا
مزدوروں کی سمجھیں گے مجبوری

•

عزت سے انھیں پہلے بلائیں گے ہم
وہ آئیں تو کرسی پہ بٹھائیں گے ہم
اللہ کا مہمان انھیں سمجھیں گے
محتاج فقیروں کو کھلائیں گے ہم

•

گندے کپڑوں کو وہ دھو کر لائے
امی سے باتیں کر کے مُسکائے
میری دھوبن مجھ جیسی ہی اچھی
محنت مزدوری کے پیسۂ کھائے

KUTUB KHANA
JALALI BOOKS
JALALI

جاتے ہیں سبھی ہوتی ہے عزت سب کی
کرتا ہے بڑے شوق سے خدمت سب کی
سب سر کو جھکاتے ہیں اس کے آگے
حجام بناتا ہے حجامت سب کی

•

ہو وقت برا یا کہ بھلا کاٹتے ہیں
سیکھی ہے یہ محنت سے کلا کاٹتے ہیں
لوگوں کو دکھاتے ہیں قینچی کا کمال
درزی ہیں تو جیب اور گلا کاٹتے ہیں

•

مشہور ہے دنیا میں پپیہے کی ہوک
ہر شخص کو بھاتی ہے کویل کی کوک
اللہ نے رکھی ہے آخر کیسی
دونوں کے کلیجے میں محبت کی بھوک

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

جو رنگ بدلتا ہوں بدلنے دو مجھے
یہ دن ہیں اچھلنے کے اچھلنے دو مجھے
ہشیار ہوں میں رستہ بھٹکوں گا نہیں
جس راہ پہ چلتا ہوں چلنے دو مجھے

•

چپ رہتے نہیں جب ہوں بہم بولتے ہیں
بے کار کی باتیں کیوں ہم بولتے ہیں
پنہاں ہے خموشی میں انساں کا وقار
جو لوگ کہ دانا ہیں کم بولتے ہیں

•

ایسے ویسے گانے گاتا کیوں ہے
رستہ چلنے میں لہراتا کیوں ہے
پڑسکتی ہے جان اس کی خطرے میں
اسکوٹر وہ تیز چلاتا کیوں ہے

KUTUB KHANA
JALALI BOOKS
JALALI

معلوم نہیں اتنا کیوں پھیلا ہے
اس کے ہی لیے سارا واوَیلا ہے
اس میں تو نہیں بھرتے الّم غلّم
یہ پیٹ ترا چمڑے کا تھیلا ہے

•

الفت کے پہاڑوں کی چوٹی ہے چاند
کہتا ہے کوئی گوشت کی بوٹی ہے چاند
جس وقت انھیں زور کی لگتی بھوک ہے
اس وقت فقیروں کی روٹی ہے چاند

•

رُت مت جائے بیت سناؤ یارو
تم ہو میرے میت سناؤ یارو
اپنی آزادی کا دن آیا ہے
آزادی کے گیت سناؤ یارو

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

کیوں فکر نہیں اپنی آبادی کی
ہے سر پہ گھٹا چھائی بربادی کی
مشکل سے ملی لمبی غلامی سے نجات
ہم قدر کریں اپنی آزادی کی

•

لب پر ہو مرے ایسے وطن کا نغمہ
بلبل کے لیے جیسے چمن کا نغمہ
وقت آئے تو جاں اس پہ نچھاور کر دوں
سن لو ہے یہی میرے من کا نغمہ

•

تو ان کے وقار ان کی شوکت کو دیکھ
کتنے ہیں عظیم ان کی عظمت کو دیکھ
قدرت نے تجھے دی ہیں جو دل کی آنکھیں
دیکھ ان سے پہاڑوں کی ہیبت کو دیکھ

ساحل کے کلیجے میں اٹھے بھونچال
جب غیظ کے عالم میں مارے وہ اچھال
شرمائے قیامت کو لہروں کا شور
دیکھا ہے کبھی تم نے سمندر کا جلال

•

بے چینی ہے پھڑک رہی ہیں کیسے
شعلہ بن کر بھڑک رہی ہیں کیسے
کیا بادل سے جنگ انھیں کرنی ہے
بجلی رانی کڑک رہی ہیں کیسے

•

نازک ہے مگر دکھ بھی سہتا ہے گلاب
ہو بات کوئی ہنس کر کہتا ہے گلاب
قدرت نے بٹھایا ہے اس پر پہرا
کانٹوں کی حفاظت میں رہتا ہے گلاب

KUTUB KHANA. JALALI BOOKS JALALI

کہتے ہیں جسے لوگ جہالت کا درخت
ہم کیوں نہ کہیں اس کو خباثت کا درخت
ہرگز نہ اسے دل میں پنپنے دینا
ہوتا ہے خطرناک عداوت کا درخت

•

ممکن ہی نہیں کیسے انسان کرے
یہ کام ہے شیطان کا شیطان کرے
جو بھی ہے سمجھ دار سمجھتا ہے اسے
ہرگز نہ جتائے جو وہ احسان کرے

•

دشمن کیا کھودے گا دل میں کھائی
ان کے رشتوں میں جب ہے گہرائی
ساری دنیا جان رہی ہے اس کو
ہندو مسلم تو ہیں بھائی بھائی

KUTUB KHANA. JALALI BOOKS JALALI

راکھی یہ نہیں یہ ہے محبت کی ڈور
ہم ہونے نہیں دیں گے اس کو کمزور
بھائی کو بہن نے جو دیا ہے تحفہ
کیا اس کو چرائے گا کوئی شاطر چور

•

ہولی تو ہے خوشیوں کا اُپہار لیے
لوگوں کے لیے سُکھ کا سنسار لیے
جینے کے نئے رنگ نئے روپ کے ساتھ
آئی ہے یہ رنگوں کی بوچھار لیے

•

چادر سے تن ڈھانپ رہی ہے سردی
تھر تھر تھر کانپ رہی ہے سردی
کیا گرمی نے اس کو دوڑایا ہے
دیکھو کیسے ہانپ رہی ہے سردی

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

سورج کے کلیجے میں کہاں نرمی ہے
یہ اس کی شرارت ہے ہٹ دھرمی ہے
ہیں جسم پہ کپڑے کہ یہ انگارے ہیں
واللہ عجب اُمس بھری گرمی ہے

•

کیچڑ وکیچڑ کا بھی جھمیلا دیکھو
نالے میں یہ پانی کا ریلا دیکھو
تالاب کے اِرد گرد ان کی ہے بھیڑ
برسات میں مینڈکوں کا میلا دیکھو

•

دیواریں گریں کیسی آفت آئی
کھپریل مکانوں کی شامت آئی
کیا نوح کا طوفان اِدھر آیا تھا
بارش کے بہانے جو قیامت آئی

KUTUB KHANA. JALALI BOOKS JALALI

فرہنگ

آچھیں: چھینکنے کی آواز

آچھیں آچھیں کرنا: چھینکنا

آفت کی پڑیا: شریر، چالاک، عیار

آغوش: گود

آن: حُرمت، عزت

آنکھ کی ٹھنڈک: وہ عزیز دوست یا پیارا جسے دیکھ کر آنکھیں ٹھنڈی ہوں

آنکھیں چڑھانا: تیوری چڑھانا، خفا ہونا

اُپہار: تحفہ

احسان جتانا: اپنی نیکی کا ذکر زبان پر لانا، اپنا سلوک یاد دلانا

احمق: بے وقوف، نادان

اِخلاص: خلوص، خالص، بے ریا

اَخلاق: خُلق کی جمع، پسندیدہ عادتیں

اشک: آنسو

اِطاعت: فرماں برداری، بندگی

اعلا: بلند مرتبہ، اونچا

افضل: نہایت اچھا، بزرگ ترین

افلاک: فلک کی جمع، آسمان

اگن: آگ

الم غلم: اناپ شناپ، بے کار چیزیں

انمول: نہایت بیش قیمت، بے بہا

اوکھا: بے ڈھنگا، احمق

اہنسا: بچاؤ، سلامتی، عدم تشدد

ایثار: دوسرے کے نفع کو اپنے نفع پر ترجیح دینا

ایک آنکھ نہیں بھانا: ذرا پسند نہ آنا، بالکل نہ بھانا

باطن: ظاہر کی ضد، دل، ضمیر

باگڑبلا: ایک طرح کا بڑا بلا

بالا: اونچا، بلند

بانی: آواز، بولی

بخالت: بخل، کنجوسی

بدخصلت: بری عادت والا، بدمزاج

بدذوق: بدمذاق، جس کی پسند اچھی نہ ہو

بڑی بات: عمدہ اور اچھی بات

بستر گیلا کرنا: بستر پر پیشاب کرنا

بسیرا: رات کو ٹھہرنے کی جگہ

بکنا: بکواس کرنا، بک بک کرنا

بگلا بھگت: وہ شخص جو ظاہر میں نیک اور باطن میں شریر ہو

بل کھانا: پیچ وتاب کھانا

بنا، بنّا: دولھا، نوشہ

بننا: آراستہ ہونا، تعمیر ہونا

بوبو: بہن

بہم: باہم، اکٹھا، ایک دوسرے کے ساتھ

بھاو بڑھنا: بھاو چڑھنا، قیمت بڑھنا

بھُتنی: چڑیل، بدصورت عورت

بھڑکیلا: چمکیلا، زرق برق

بھُور: صبح

بھولا: سیدھا، چھل کپٹ نہ کرنے والا

بے باک: بے خوف، نڈر، بہادر

بے ڈھنگا: بے سلیقہ، بے تہذیب

بیڑا پار لگانا: کشتی کو سلامتی کے ساتھ کنارے پہنچانا، مصیبت دور کرنا

پاپڑ بیلنا: مصیبت برداشت کرنا

پرستار: پجاری، شیدائی

پنہاں: پوشیدہ، چھپا ہوا

پھٹکارنا: برا بھلا کہنا

پھُرتیلا: چُست، چالاک، تیز

پھڑکنا: بے چین ہونا، بے قرار ہونا

پھُڑیا: پھنسی، چھوٹا پھوڑا

پیسے میں آگ لگانا: پیسے اڑانا، روپیہ برباد کرنا

تابانی: روشنی، چمک

تاریکی: اندھیرا، سیاہی

تالی پٹنا: بدنامی ہونا، رسوائی ہونا

تسلیم کرنا: ماننا، قبول کرنا

تعظیم: بڑا جاننا، قدر ومنزلت

تکریم: عزت کرنا، تعظیم کرنا

تہذیب: خوش اخلاقی، شائستگی

تھاپ پڑنا: طبلہ بجنا

ٹھنڈی آہ بھرنا: ٹھنڈی سانس بھرنا، افسوس کرنا

ثانی: دوسرا، ہم پلّہ

ثقافت: تہذیب، کلچر

جادو چلنا: جادو کا اثر ہونا

جالینا: پکڑلینا، بعد میں ساتھ چل کر مل جانا

جان نچھاور کرنا: جان قربان کرنا

جذبہ: دل کا جوش، ولولہ

JALALI BOOKS KUTUB KHANA JALALI

جفا: ظلم، زیادتی، ناانصافی

جلال: رعب داب

جوت جگانا: چراغ روشن کرنا، کسی نیک کام کا آغاز کرنا

جھانجھن: عورتوں کے پانو کا ایک زیور جو پہن کر چلنے میں جھن جھن بولتا ہے

جھوٹے کا منہ کالا: جھوٹے آدمی کی ہر جگہ بے عزتی ہوتی ہے۔

جھیلنا: برداشت کرنا

چاٹو: دماغ چاٹنے والا، بکواس کرنے والا

چالو: ہوشیار

چاندی: چاندی

چم چم کرنا: چماچم کرنا، خوب چمکنا

چمکارنا: پیار کرنا، دلاسا دینا

چنگیز: چنگیز خاں، دولتِ مغلیہ کے بانی کا لقب، ترکستان کا ایک بادشاہ جو بڑا ظالم تھا

چہکار: چہچہاہٹ، چڑیوں کے بولنے کی آواز

حجامت بننا: سر منڈنا، سزا ملنا

حلقہ: دائرہ، گھیرا، علاقہ مجلس

خاگینہ: انڈوں کا سالن

خباثت: گندگی، بدباطنی

خجالت: شرمندگی، ندامت

خزینہ: خزانہ

خطا: گناہ، جرم، غلطی

دانا: عقل مند

دانائی: عقل مندی

دانتوں سے پکڑنا: حصولِ مطلب کے لیے بے حد کوشش کرنا

دستار: پگڑی

دلاویز: دل آویز، دل کو لبھانے والا

دل کا کھرا: دل کا اچھا، دل کا صاف

دل کش: دل کو کھینچنے والا، پسندیدہ

دل کی آنکھ: باطن کی آنکھ

دھاک جمانا: رعب قائم کرنا

دھنائی ہونا: خوب پٹائی ہونا

دھن کا پکا: کسی خیال یا بات کے پیچھے لگ جانے والا

دھول پھانکنا: بے کار مارے مارے پھرنا

ڈانٹ پلانا: گھرکنا، جھڑکی دینا

ڈھب: ڈھنگ، طور، طریقہ، طرز

ڈھٹائی: ضد، ہٹ، گستاخی

راگ: لَے، سُر، نغمہ، ترانہ

راگنا: راگ الاپنا، اپنی ہی کہے جانا

رُت: موسم، زمانہ

رشتہ جوڑنا: تعلق قائم کرنا، شادی کرنا
رِفعت: بلندی، بزرگی، شان
رنگ بدلنا: حالت بدلنا، وضع تبدیل کرنا
روپ: صورت، شکل، ڈھنگ، طرز
روپوش: چھپا ہوا، مخفی
رونق: چمک، خوبی، تازگی
روئی کا گالا: ملائم اور ہلکی چیز، روئی کا بنا ہوا گولا
زندہ درگور ہونا: سخت مصیبت میں مبتلا ہونا
زیست: زندگی، حیات، عمر
زینہ: سیڑھی
ستم: ظلم، زیادتی
سٹک جانا: دبک جانا، موقع پا کر نکل جانا
سخاوت: بخشش، فیاضی
سر پر چڑیل ہونا: بھوت پریت کا اثر ہونا
سفیر: ایلچی، قاصد
سفینہ: کشتی، ناو، جہاز
سلیقہ: تمیز، لیاقت، ہنر
سنسار: دنیا، کائنات
سَودا: دُھن، لگن، دیوانگی
سوکھا سڑا: دبلا پتلا، لاغر
شاداب: ہرا بھرا، تروتازہ
شاطر: چالاک، عیار
شانے رگڑنا: سخت کوشش کرنا

شاہ: بادشاہ، آقا
شائستہ: مہذب، باسلیقہ، بااخلاق
شریعت: مذہبی قانون، قانونِ الٰہی
شِفا: تندرستی، صحت
شقاوت: بدنصیبی، سنگ دلی
شوخی: چلبلاپن، شرارت
شوکت: رعب داب، شان، مرتبہ
شہ بالا: وہ لڑکا جسے اچھے کپڑے پنہا کر دولھے کے ساتھ بٹھاتے ہیں
شہکار: سب سے بڑا کارنامہ
شہنشاہ: بادشاہوں کا بادشاہ
شیطانی چال: غلط روش، غلط رویّہ
صدا: آواز
صداقت: سچائی
صفائی دینا: بے گناہی کا یقین دلانا
ضِد پکڑنا: ہٹ کرنا، اڑنا
طغیانی: سیلاب، پانی کا چڑھاو، زیادتی
طلب گار: خواہش مند
طوفان مچنا: غل غپاڑا مچنا
طوفان کی آغوش میں پلنا: سخت مصیبتوں کے درمیان پرورش پانا
ظلمت: تاریکی، اندھیرا، سیاہی
عاقل: دانا، ہوشیار
عالمِ بالا: آسمان، عرش
عبرت: نصیحت

JALALI BOOKS

عَجم: عرب کے سوا کوئی بھی ملک

عداوت: دشمنی

عظمت: بزرگی

عِفریت: دیو، بھوت

عقیدت: اعتقاد، دل کا بھروسا

علامت: نشان، پتا، اشارا

عَلَم: جھنڈا، پرچم

عنوان: سرنامہ، سُرخی، آغاز

غم خوار: ہمدرد، دکھ درد کا شریک

غوں غاں: دودھ پیتے بچّے کے بولنے کی آواز

غیظ: سخت غصہ

فِدا: نثار، قربان، عاشق

فرد: ایک آدمی، بے مثل

فَرفَر: جلد جلد، ہوا کی طرح

فسانہ: کہانی، سرگذشت

فولاد: نہایت سخت اور اعلا قسم کا لوہا، مضبوط

قسمت کالی ہونا: قسمت بری ہو جانا، برے دن کا آجانا

قُلی: بوجھ اٹھانے والا، مزدور

قیامت آنا: حشر برپا ہونا، مصیبت پڑنا

قیامت اٹھانا: آفت برپا کرنا، شور وغل مچانا

قیامت اٹھنا: آفت برپا ہونا، شور شرابا ہونا

کاشانہ: چھوٹا سا گھر، جھونپڑا، آشیانہ

کانٹوں بھری راہ: تکلیف اور دشواریوں سے بھرا راستہ

کان کاٹنا: بڑھ جانا، سبقت لے جانا

کانوں میں رس گھولنا: میٹھی بولی بولنا

کاہکشاں / کہکشاں: بہت سے چھوٹے ستاروں کی قطار جو اندھیری رات میں آسمانوں پر سڑک کے مانند نظر آتی ہے

کتھا: قصہ، کہانی

کرشمہ: انوکھی بات، حیرت انگیز بات

کشکول: فقیروں کا پیالہ، بھیک کا ٹھیکرا

کلا: ہنر

کِلّی: کھونٹی، کیل

کمند: ایک طرح کا جال، رسّی کی سیڑھی

کنستر: ٹین کا بکس، پیپا

کولھے مٹکانا: کولھا پھڑکانا

کومل: ملائم، شیریں

کھٹکا: خطرہ، ڈر، اندیشہ

کھسیانا: شرمندہ، نادم، رودینے والا

کھوٹا: غیر خالص، برا، فریبی

کھوکھا: لڑکا

گدا: فقیر

KUTUB KHANA JALALI BOOKS JALALI

گودھانی: بھنے ہوئے گیہوں یا چوڑے کو گڑ یا قند کے قوام میں پکاتے اور اسے گڑ دھانی کہتے ہیں

گم صم: خاموش، چپ چاپ

گوری: چھوٹی بچّی

گوشہ: کونا، کنارا

گھنیرا: گھنا، گہرا

گھگی بندھنا: ڈر کے مارے بول نہ سکنا

لادی: دھوبیوں کی گٹھری، بوجھ

لاڈ: پیار، دلار

لب: ہونٹ

لگن: دُھن، شوق

لوری: ہلکی آواز کے سریلے گیت جو عورتیں بچّوں کو سلانے یا بہلانے کے لیے آہستہ آہستہ گاتی ہیں

لہجہ: بات چیت کا انداز، طرزِ کلام

لہرانا: موج مارنا، لہلہانا، اُڑنا

مار کٹائی: مار پیٹ، زدوکوب

ماضی: گزرا ہوا زمانہ

ماں کا توتا: دلارا، پیارا

متوالا: مست، مغرور

محبوب: پیارا، دوست

مداوا: علاج، دوا

مدہوش: متوالا، حیران

مراحل: مرحلہ کی جمع، منزلیں، درجے

مسا: شام، سانجھ

مستقبل: آنے والا زمانہ، آیندہ

مسٹنڈا: موٹا تازہ، ہٹا کٹا

مسرور: خوش، مگن

مُسکانا: مسکرانا

مظلوم: ظلم کیا گیا، ستایا ہوا

معصوم: بے گناہ، پاک دامن، کم سن

مکرنا: انکار کرنا، قول سے پھر جانا

مکڑی کا جالا: مکڑی کا بُنا ہوا تانا بانا، نہایت کمزور چیز

ممتا: وہ محبت جو ماں کو اپنی اولاد سے ہوتی ہے

منہ تکنا: حسرت کی نگاہوں سے دیکھنا، لاجواب ہونا

منہ چور: بڑی شرم والا، بہت حیادار

منہ سے رال ٹپکنا: نہایت للچانا

منہ لٹکانا: شرمندگی سے منہ جھکانا، ناراض ہونا

موجوں سے کھیلنا: سخت دشوار کام کرنا

مہذب: تہذیب یافتہ، نیک خصلت

میت: دوست

ناتا توڑنا: تعلق نہ رکھنا، رشتہ توڑنا

ناک میں دم کرنا: ستانا، دق کرنا

JALALI BOOKS

نبوّت: پیغمبری

نرمل: صاف ستھرا، پاکیزہ

نصیحت کے گھونٹ پلانا: زبردستی سمجھانا

نگینہ: قیمتی پتھر، پاکیزہ

نوا: نائی، حجام

نوح کا طوفان: پانی کا وہ سیلاب جو حضرت نوحؑ کے زمانے میں آیا تھا جس میں حضرت نوحؑ کے ماننے والوں کو چھوڑ کر باقی سبھی غرقاب ہو گئے تھے

نو سو چوہے کھا کے بلّی حج کو چلی: بہت سے گناہ کر کے تائب ہونے کی کوشش کرنا

نہاں: چھپا ہوا، پوشیدہ

نیّت میں کھوٹ ہونا: نیت ٹھیک نہ ہونا

وابستہ: بندھا ہوا، ملازم، عزیز

واویلا: ماتم، دہائی، فریاد

واللہ: خدا کی قسم، بے شک

وقار: متانت، سنجیدگی

وظیفہ: کسی بات کی رٹ، کوئی دعا جو روزانہ پڑھی جائے، وہ کام جو روزانہ پابندی سے کیا جائے

ہاتھا پائی: مار دھاڑ، لڑائی بھڑائی

ہانکنا: بے سوچے سمجھے کوئی بات زبان سے نکالنا

ہٹ دھرمی: بے انصافی، بے ایمانی

ہراس: خوف، ڈر

ہریالا: نوجوان، خوبصورت

ہزارا: گلِ صد برگ، ایک طرح کا گیندا

ہموار کرنا: کسی کو اپنے موافق بنا لینا، زمین کو یکساں کرنا

ہنسی اُڑانا: کسی پر ہنسنا

ہوّا: بچوں کو ڈرانے کی فرضی صورت

ہوا اکھڑ جانا: عزت میں فرق پڑنا، ساکھ جاتی رہنا

ہوک: کراہ، وہ درد جو دل یا سینے میں ٹھہر ٹھہر کر یا اچانک اٹھے

ہیبت: دہشت، رعب، ڈر

یاری جوڑنا: باہم دوستی کرنا، یارانہ کرنا

یقیناً: ضرور، بے شک

ختم شد

ظفر کمالی

صورت بھولی بھولی سبحان اللہ
میٹھی میٹھی بولی سبحان اللہ
جیسے تازہ پھولوں کے گل دستے
بچوں کے ہم جولی سبحان اللہ

چھوٹے ہیں تو مت سمجھو تم ان کو حقیر
مفلس کو بنا دیں یہ امیروں کا امیر
ان سے ہی محبت کا اجالا پھیلے
بچے ہی محبت کے ہوتے ہیں سفیر

بچوں کی ہانی بھی دل کو بھائے
ان کی نادانی بھی دل کو بھائے
ان کی اچھی باتوں کا کیا کہنا
ان کی شیطانی بھی دل کو بھائے

ممتا کے جذبے سے رہتی ہے بھری
حق ہے اپنے کو جو سمجھے وہ پری
بچے سے ہے اس کے گلشن میں بہار
بچے سے ہی ماں کی گودی ہے ہری

کتنا میرے دل کو تڑپاتا ہے
جس دم اپنا بچپن یاد آتا ہے
یاد آتی ہیں کیسی کیسی باتیں
مردہ ماضی زندہ ہو جاتا ہے

KUTUB KHANA
JALALI BOOKS
JALALI

شائستگی اور برجستگی طنز و مزاح کی دو بنیادی شرطیں ہیں۔ دونوں میں سے ایک نہ ہو تو طنز و مزاح تخلیق نہیں پا سکتا۔ اگر کسی طرح پا جائے تو اسے فوراً تلف کر دینا چاہیے کہ یہ اردو ادب کی ایک بڑی خدمت ہوگی۔ عموماً یہ دیکھنے میں آ رہا ہے کہ نثر ہو یا نظم، ہمارے ظرافت نگار، شائستگی کو برجستگی پر قربان کر دیتے ہیں یا برجستگی کو شائستگی کی بھینٹ چڑھا دیتے ہیں۔ میرے نزدیک یہ دونوں رویے غلط ہیں کیونکہ ان سے علی الترتیب پورنوگرافی اور درسِ نظامی کی تخلیق تو ہو سکتی ہے ظرافت کی نہیں۔ شکر ہے کہ ظفر کمالی کا سخن ان دونوں رویوں سے پاک ہے۔ چنانچہ ان کا کلام پڑھنے سے نہ وضو ٹوٹتا ہے نہ فسق و فجور کا خطرہ رہتا ہے۔ ان کا قلم توازن و تعدیل کی زمین پر رہ کر مذکورہ بالا دونوں صفات سے اپنا رشتہ استوار رکھتا ہے۔

آج کل ہند میں اردو طنز و مزاح کے مجموعی حالات دگرگوں ہیں۔ ایسے میں ظفر کمالی جیسے ظرافت نویسوں کی موجودگی تسلی دیتی ہے کہ ان جیسے دو چار قلم کار اور میسر آ جائیں تو ہندستان میں اردو طنز و مزاح اس زوال سے یقینی طور پر بچ جائے گا جو اس وقت صاف نظر آنے لگا ہے۔ ظفر کمالی نے شائستگی اور برجستگی میں توازن کی جو مشکل راہ چنی ہے اسے بچوں کے ادب کی طرف موڑ کر انھوں نے اپنے ادبی سفر کو اور مشکل بنا لیا ہے۔ بچوں کے لیے لکھنا بچوں کا کھیل نہیں۔ ماہنامہ 'بچوں کی دنیا' کی ادارت و تشکیل سے راقم کو اس سلسلے میں خود اپنی اوقات کا اندازہ ہو گیا ہے۔ اس ذہنی کیفیت میں ظفر کمالی کی پُر مزاح غزلیں اور نظمیں پڑھتا ہوں تو دل رشک و حیرت سے بھر جاتا ہے۔ زیرِ نظر کتاب میں کمال پر کمال، ظفر کمالی نے یہ کیا ہے کہ خود پر اردو ادب کی سب سے مشہور اور مشکل صنفِ سخن رباعی کی قید بامشقت بھی عائد فرمالی ہے۔ میرے علم کے مطابق، بچوں کے لیے کہی گئی رباعیوں کا یہ پہلا مجموعہ ہے جو اردو میں شائع ہو رہا ہے۔

ان رباعیوں میں ظفر صاحب نے، زبان کے تعلق سے بھی تجربے کیے ہیں اور کئی رباعیاں بہت چھوٹے بچوں کی تتلاتی زبان میں کہی ہیں جو الگ ہی لطف دیتی ہیں۔ خدا کی حمد اور دعا میں بھی انھوں نے ظرافت کے کئی شائستہ پہلو نکالے ہیں جو ان کی ژرف نگاہی کی دلیل ہیں۔ بیش تر رباعیوں میں، بچوں کے چلبلے پن، ان کی چالاکیوں اور نٹ کھٹ رویے کے ساتھ ان کی فطری معصومیت کی جھلک بڑی دل آویز صورت میں سامنے آتی ہے۔ بچوں اور بڑوں دونوں کے لیے اس کتاب میں بالترتیب دل چسپی اور عبرت کا کافی سامان موجود ہے!

25 نومبر 2014

— نصرت ظہیر

مدیر: سہ ماہی 'ادب ساز'، ماہنامہ 'اردو دنیا'، ماہنامہ 'بچوں کی دنیا'

Chahkaaren (Poetry)
by Zafar Kamali

arshia publications
arshiapublicationspvt@gmail.com
ISBN 93-83322-24-1
9789383322244
A for Arshia Publications